209

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 13۔جون 2007

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ 2007

211

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

بدھ، 13-جون 2007

(یوم الاربعاء، 27-جمادی الاول 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات 17 تا 28

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے) (17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (18) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں (19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے (20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (21) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (22) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (23) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں (24) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ

گے ؟(25) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26) اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (27) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(28)

وما علینا الا لبلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ اور زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

حکومتی یقین دہانی کے باوجود سیاسی مخالفین کی گرفتاریاں جاری

(---جاری)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ایک تو ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنی ذاتی دلچسپی سے کل لاء منسٹر اور حکومت کو مجبور کیا کہ انھوں نے جتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے اس حوالے سے ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ کل ڈیڑھ بجے کا ٹائم ہوا تھا لیکن سی۔ ایم صاحب کی میٹنگ تھی اور وہ چلے گئے۔ آج ہماری صبح ساڑھے نو بجے ان سے میٹنگ ہوئی ہے، میں، رانا ثناء اللہ خان صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب، سید احسان اللہ وقاص صاحب کچھ دوست ان سے ملے ہیں۔ انھوں نے یہ ہمیں لسٹ دی ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ یہ 47 لوگ ہیں جن کا انھوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ راجہ صاحب سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ جو بیوروکریسی ہے اور اس ملک میں اس وقت جو یہ صورتحال create ہو رہی ہے، یہ ایک ہمارے سابق ہوم سیکرٹری اعجاز شاہ رہ چکے ہیں جو غالباً آئی۔ بی کے انچارج ہیں یہ سارا کیا دھرا ان کا ہے۔ وہ جنرل پرویز مشرف صاحب کے دوست ہیں---

جناب سپیکر: آپ ان کو discuss نہ کریں۔ آپ میٹنگ میں جو بات ہوئی ہے وہ کریں، لاء منسٹر صاحب نے میٹنگ میں جو بات کی ہے وہ کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں میٹنگ کے حوالے سے ہی بات کر رہا ہوں کہ یہ کون سبوتاژ کر رہا ہے؟ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ لسٹ جو لاء منسٹر صاحب کو دی گئی ہے، میں نے ابھی فون کر کے confirm کیا ہے، اس میں سیالکوٹ سے دو افراد کو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے رہا کیا ہے۔ ایک مفتی عارف حسین ہیں اور ایک مولانا غلام فرید ہیں۔ یہ مضحکہ خیز بات جو لاء منسٹر صاحب کو انھوں نے misguide کیا ہے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مفتی عارف حسین کو ڈیڑھ ہفتہ پہلے سیالکوٹ پولیس نے گرفتار کیا تھا اور ایک دن رکھ کر دوسرے دن خود ہی چھوڑ دیا ہے اور یہ لسٹ جو وزیر قانون صاحب کو انھوں نے دی ہے، یہ اس کی تصدیق کر لیں کہ انھوں نے یہ لسٹ ان کو تھما دی ہے کہ یہ آدمی ہم نے چھوڑنے ہیں۔ میں یہ افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ آج بھی اخبارات ملاحظہ فرمالیں کہ آج بھی انھوں نے کافی لوگ پکڑے ہیں، ٹیلیفون ہمیں بھی آرہے ہیں، پیپلز پارٹی کے لوگوں کو بھی آرہے ہیں اور (ن) لیگ کے لوگوں کو بھی آرہے ہیں۔ جہاں آپ نے یہ مہربانی کی ہے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ کوئی occasion نہیں ہے، نارووال سے وہاں کے امیر ہیں، پرنسپل حافظ طاہر اسلم صاحب جو کالج چلاتے ہیں ان کو نارووال سے پکڑ کر ساہیوال بھیج دیا ہے۔ وہاں سے ان کے دو تین نائب امیر ہیں ان کو پکڑ کر انھوں نے ادھر بھیج دیا ہے۔ اب ان کو نارووال سے کیا خطرہ ہے؟ نارووال کہاں اور فیصل آباد کہاں۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ لسٹ جو وزیر قانون نے دی ہے یہ انھوں نے ان کو misguide کیا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ان لوگوں کو دو ہفتے پہلے پکڑا تھا اور خود بخود ہی پولیس نے چھوڑ دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ کل ان کی ہمارے ساتھ commitment ہوئی ہے اور کل کے بعد اگر یہ کسی آدمی کو چھوڑتے تو پھر وہ لسٹ ہمیں فراہم کرتے تب ہم اس بات کو مان لیتے کہ انھوں نے آپ کی اور وزیر قانون کی بات کو own کیا ہے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ لاء منسٹر کے ساتھ جو ہماری میٹنگ ہوئی ہے انھوں نے اس میں یہ فرمایا ہے کہ آج بجٹ پر سی۔ ایم کی پریس کانفرنس ہے اس کے بعد میں نے ان سے یہ ٹائم لیا ہے۔ تین بجے میری ملاقات ہونی ہے۔ میں نے بھی لسٹ دے دی ہے، ایم ایم اے کی طرف سے جتنے لوگوں کو انھوں نے پکڑا ہے۔ اس پر یہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وہ لسٹ دوبارہ recheck کروالیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جو باتیں میں نے گزارش کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! باتیں تو میٹنگ میں کافی ہوئی ہوں گی۔

جناب ارشد محمود بگو: نہیں، یہ تو لسٹ کے حوالے سے ہے۔ یہ لسٹ تو ابھی انھوں نے ہمیں دی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق ہماری جو میٹنگ ہوئی ہے۔ راجہ صاحب کو ہم نے پیپلز پارٹی کی طرف سے پوری لسٹ provide کی ہے کہ جو لوگ under MPO3,MPO16 ہیں یا کوئی مقدمات والے ہیں۔ میری راجہ صاحب سے درخواست یہ ہے کہ صرف یہ نہیں، ہمارا موٴقف یہ ہے کہ اس کی ضرورت کے علاوہ Constitution میں آپ fundamental rights کی violation کو بھی چھوڑ دیں، فیصل آباد 16 تاریخ کو، اس وقت بھی، آپ کے علم میں بھی ہے، کل آپ سے بھی بات ہوئی تھی کہ ایک ایم۔ پی۔ اے رہا ہوا ہے، وہ ایڈوائزر رہا ہے، اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ادھر چھاپے پڑ رہے ہیں۔ میں نے ان کو instances بھی quote کئے ہیں۔ اب ہمارا موٴقف یہ ہے کہ آپ ان کو direction دیں کہ ابھی فیصل آباد میں کسی کے گھر پر چھاپہ ماریں اور نہ کسی کو گرفتار کریں کیونکہ میرے ذہن میں یہ apprehension ہے کہ یہ ابھی جانے کے بعد کل بجٹ تک اور پھر 16 تاریخ تک یہ پکڑتے رہیں گے۔ ہمارے ایم پی اے شاہد انجم ہیں ان کے چچا کو گرفتار کر لیا ہے۔ ابھی تک گرفتاریاں جاری ہیں۔ ہمیں لاء منسٹر صاحب اس ہاؤس پر کوئی assurance دیں کہ مزید ان چھاپوں اور گرفتاریوں کو بند کیا جائے اور MPO3 کے تحت جو Detention Orders ہیں وہ withdraw کئے جائیں۔ باقی جو MPO16 کے جو لوگ ہیں وہ ہم ضمانت کروالیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میری بھی اس سے relevant بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں، پلیز تشریف رکھیں۔ وہی باتیں بار بار repeat کرنی ہیں؟ وزیر قانون!

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ بات میٹنگ میں بھی ہوئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں وزیر قانون صاحب کو جواب دینے دیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! دو منٹ کی بات ہے۔ عزیز پہلوان صاحب کی بیٹی کو رات اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس بیٹی کی کچھ روز بعد شادی ہے اور اس کو ساری رات تھانے میں رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میٹنگ میں یہ ساری باتیں وزیر قانون صاحب کو بتائی گئی ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ہم نے نہیں بتایا۔ یہ on the floor of the House کرنے والی بات ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ ایک گھر میں raid کرتے ہیں جس کے سربراہ عزیز پہلوان فوت ہو چکے ہیں اس کی بیٹی کو پولیس اٹھا کر لے گئی ہے جس کی ایک ہفتے بعد شادی ہے۔ اس سے زیادہ کیا غنڈہ گردی اور بدمعاشی کیا ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! کل آپ نے حکم دیا تھا اور آپ کے حکم کے مطابق کل ہم نے ڈیڑھ بجے ملنا تھا لیکن کل ہماری ملاقات نہیں ہو سکی۔ آج صبح ساڑھے نو بجے ہماری میٹنگ ہوئی ہے۔ میں نے اس میٹنگ میں 57 لوگوں کی ایک فہرست معزز ممبران کو دی ہے جن کے آرڈرز ہم نے withdraw کئے ہیں۔ اس میں وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو کہ گرفتار ہیں اور وہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جن کے Detention Orders ہم نے جاری کئے ہیں لیکن وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ ہم نے جن لوگوں کے آرڈرز withdraw کئے ہیں میں نے وہ فہرست دی ہے۔ ارشد بگو صاحب فرما رہے ہیں کہ ایک نام وہ ہے کہ جن کو گرفتار ہی نہیں کیا گیا، یا پہلے گرفتار کر کے چھوڑ دیا گیا۔ It means ہم نے اس کا Detention Order withdraw کر لیا۔ لہذا یہ 57 لوگ ہیں۔ اسی طرح 6 لوگ وہ ہیں جو کہ کل ہائی کورٹ نے رہا کئے ہیں۔ 7 لوگوں کی ابھی میرے پاس فہرست آئی تھی۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ 60 کے قریب ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ہم نے کل تک orders withdraw کر لئے ہیں۔ ایک تو یہ category ہے۔ دوسری میں نے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ آپ ایم ایم اے، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کی طرف سے ہمیں ایک فہرست دے دیں کہ آپ کے کون کون سے لوگ گرفتار ہیں تاکہ ہم ان کو verify کروالیں۔ ان میں سے جو لوگ 60 سال سے اوپر ہوئے آپ کے حکم کے مطابق انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ اسی طرح جو لوگ مقدمات میں ملوث ہیں ان کی ایک علیحدہ category ہے۔ ایسے لوگ کہ جن کے بارے میں ابھی ہم pre-empt کر رہے ہیں کہ وہ کسی ایسی subversive

ہم نے دیئے ہوئے ہیں Detention Orders میں شامل ہو سکتے ہیں، جن کے activities
ان کے متعلق میں پرسوں پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لوں گا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ
جو آپ کے حکم کے مطابق ہمارا negotiation کا process شروع ہوا ہے۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ
continue رہے گا۔ ہم ان کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ جہاں کہیں یہ point out کریں گے کہ
زیادتی ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ ضرور کیا جائے گا۔ میری اب صرف گزارش یہ ہے کہ
اگر positive انداز میں ہم آگے بڑھ رہے ہیں تو ہمیں اسے continue رکھنا چاہئے۔ جس طرح
ابھی شیخ اعجاز صاحب نے ایک بات کی ہے۔ پہلے یہ بات میٹنگ میں بھی ہوئی ہے۔ احسان اللہ
وقاص صاحب نے یہ بات کی تھی اور میں نے ان کو یقین دلایا تھا کہ جس بھی پولیس افسر نے یہ زیادتی
کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے، یہ اچھی بات ہے۔
جناب والا! یہ جو چھاپے مارے جا رہے ہیں اس بارے میں حکومت کا کیا مؤقف ہے، کیا پورے
پنجاب میں آج سے یہ چھاپے بند ہو جائیں گے یا continue رہیں گے اور کیا یہ پکڑتے جائیں گے،
ہم سے بات کرتے جائیں گے اور پھر لوگوں کو چھوڑتے جائیں گے؟ میں وزیر قانون صاحب کا اس
بارے میں clear مؤقف چاہوں گا۔ پولیس پورے پنجاب میں جو چھاپے مار رہی ہے کیا وہ آج بند
ہو جائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ جو لوگ مقدمات میں
ملوث ہیں ان کے متعلق categorically میں کوئی commitment دے سکتا ہوں اور نہ ہی
ہمارے محترم قائد حزب اختلاف کوئی commitment لے سکتے ہیں اس لئے کہ جو شخص قانون
کی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔ ہم ان لوگوں کے حوالے سے بات کر رہے
ہیں کہ جن کے ہم نے Detention Orders جاری کئے ہوئے تھے۔ وہ فہرست اب مجھے مل گئی
ہے، ہم اسے review کریں گے۔ میں پرسوں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات
کروں گا اور آپ کو یقین دلاتا ہوں، پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ یہ سارا عمل اب positive nod
پر آگے چل رہا ہے، آپ اسے آگے چلنے دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ overall ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جو ایک
پالیسی ہے اس کے لئے بھی میں آج تین بجے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں میٹنگ لوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
اس کو بھی ہم review کریں گے اور آپ کو اعتراض کا موقع نہیں ملے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے اس کو بڑا legal لیا ہے۔ جن لوگوں کے خلاف criminal cases ہیں ان کی رہائی کے بارے میں تو ہم نہیں کہہ سکتے مگر اگر ایک سیاسی ورکر کو MPO-16 کے تحت صرف اس لئے پکڑا گیا ہے کہ اس نے اشتعال انگیز تقریر وغیرہ کی ہے یا MPO-3 کے تحت Detention Orders جاری کئے جاتے ہیں۔ تو ہم ان لوگوں کو چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں۔ میری apprehension یہ ہے کہ 16۔تاریخ کو چیف جسٹس صاحب فیصل آباد تشریف لا رہے ہیں اور حکومت لوگوں کو pressurize کر رہی ہے تاکہ لوگ گھروں سے باہر نہ نکل سکیں، اسی وجہ سے ورکرز کو پکڑا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب نے کہا ہے کہ تین بجے کے بعد ان کی ہوم سیکرٹری کے ساتھ اس حوالے سے میٹنگ طے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کل بجٹ پیش ہو رہا ہے جس کے باعث اس پر بات نہیں ہو سکے گی، آگے 16 تاریخ آ جانی ہے تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وزیر قانون صاحب آج تین بجے ہوم سیکرٹری سے اس بارے میں میٹنگ کر رہے ہیں۔

محترمہ نور النساء ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ نور النساء ملک: جناب سپیکر! راجہ صاحب پچھلے تین دنوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن پارٹیوں کو کھلی چھٹی ہے وہ جیسے چاہیں چیف جسٹس صاحب کا استقبال کریں مگر حالات اس کے برعکس ہیں۔ وہاں فیصل آباد میں غنڈہ گردی کی جا رہی ہے۔ یہ حکومت کی بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے کہ آدھی رات کو عورتوں کے گھروں پر بھی چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ 7 سے 9۔جون تک لگاتار تین دن میرے گھر، کلینک اور میرے عزیزوں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے ہیں اور میرے عزیزوں کو جس طرح گاڑیوں میں بٹھا کر لے جایا جا رہا ہے یہ سیدھا سیدھا غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کن چارجز کے تحت مجھے اور میرے عزیزوں کو ہراساں کر رہے ہیں، ان کے پاس کیا چارجز ہیں؟ انھوں نے میری آنٹی کے تین ماہ کے لئے Detention Orders جاری کئے ہیں حالانکہ ان کی عمر 60 سال سے زیادہ ہے اور وہ دل کی مریضہ ہیں۔ میں ان

سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم ایسی کون سی سرگرمیوں میں ملوث ہیں کہ یہ ہمیں اس طرح ہراساں اور پریشان کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! محترمہ جو کہ فیصل آباد سے ہماری ساتھی ایم پی اے ہیں، ان کے بارے میں کوئی Detention Order جاری کئے گئے ہیں اور نہ ہی ان کو گرفتار کیا جائے گا۔ باقی یہ اپنی آنٹی کا نام مجھے بتادیں میں اس حوالے سے معلومات لے لوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! محترمہ کی آنٹی کا نام "ڈاکٹر زبیدہ ملک" ہے جو کہ سابق ایم پی اے اور ہماری ڈویژنل صدر ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ڈاکٹر زبیدہ ملک صاحبہ کے بارے میں کچھ کیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، بہتر ہے۔

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ اور زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال نمبر 6304۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

خصوصی ماہرین پرورش حیوانات سے بہتر استفادہ اور متعلقہ دیگر مسائل کی تفصیل

6304*: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں 30 سے زائد خصوصی ماہرین پرورش حیوانات جنہوں نے

مختلف شعبوں میں تخصیص(Specialties) کیا ہوا ہے میں سے بیشتر کو ان کے متعلقہ تخصیص (Specialties) کی بجائے محض انتظامی عہدوں پر فائز کر دیا گیا ہے اور ان کی Specialty سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جارہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا میں پی ایچ ڈی کرنے والے افراد کو یکمشت صرف پانچ ہزار روپے انعام دیا جارہا ہے جبکہ دیگر اداروں میں ایک لاکھ سے تین لاکھ روپے تک ادا کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ میں امور پرورش حیوانات کے خصوصی ماہرین کی اعلیٰ تربیت کا کوئی اہتمام نہیں ہے کیا ان امور کے لئے کوئی خصوصی شعبہ قائم کیا گیا ہے، کیا یونیورسٹی آف اینیمل ہسبینڈری سے اعلیٰ تربیت دلانے کا کوئی اہتمام ہے اور یونیورسٹی کو اپنے عملی مسائل سے آگاہ کر کے اعلیٰ تحقیق کے ذریعہ ان کے سدباب کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ میں 30 سے زائد خصوصی ماہرین برائے پرورش حیوانات سے ان کی تخصیص (Specialties) کے مطابق فائدہ نہیں اٹھایا جارہا اور ان کو انتظامی عہدوں پر فائز کر دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ یہ خصوصی ماہرین اپنی تخصیص(Specialties) کے مطابق تکنیکی عہدوں پر بھی کام کر رہے ہیں اور مختلف ریسرچ انسٹیٹیوٹس میں بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) محکمہ میں پی ایچ ڈی تعلیم رکھنے والے افسران فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر FD.SR.1/9-3/86 بتاریخ 09-08-03 کے تحت پانچ ہزار روپے ماہانہ وصول کر رہے ہیں۔

(ج) خصوصی ماہرین پہلے ہی اعلیٰ تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ تاہم محکمہ اس وقت بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے تعاون سے مستقبل کے ماہرین کو فیلڈ سے متعلقہ مسائل پر ریسرچ کرائی جائے تاکہ بعد ازاں اس ریسرچ سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب! لیکن جواب کون دے گا؟ کیونکہ وزیر صاحب تو تشریف نہیں

رکھتے۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں اس کا جواب عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب جواب دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! چیمہ صاحب تو اس محکمہ کے وزیر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کوئی وزیر بھی جواب دے سکتا ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں چیمہ صاحب جواب دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! ساڑھے چار سال کے عرصے میں ایک دفعہ بھی وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ نے ہاؤس میں جواب نہیں دیئے۔ وہ کبھی عمرہ پر چلے جاتے ہیں اور کبھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں کہ ساڑھے چار سال کے عرصے میں ایک دفعہ بھی انھوں نے ہاؤس میں جواب نہیں دیئے۔ اگر آپ ثابت کر دیں کہ انھوں نے یہاں جواب دیا ہے تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کو تو جواب چاہئے، ضروری نہیں کہ وہی جواب دیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب! اگر انھوں نے ہاؤس میں جواب نہیں دینا تو پھر یہ وزیر کس لئے بنے ہوئے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر کوئی وزیر صاحب کسی وجہ سے absent ہوں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دیتا ہے اور اگر پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہ ہوں تو پھر کسی دوسرے وزیر کا جواب دینے کے لئے notify کیا جاتا ہے۔ کیا ان کا notification ہوا ہے کہ یہ بزنس take up کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: یقیناً notification ہوا ہوگا، بغیر notification کے تو وہ جواب نہیں دے سکتے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! روایات یہ ہیں کہ جب ایسا notification ہوتا ہے تو وہ اس ہاؤس میں باقاعدہ circulate ہوتا ہے کہ یہ بزنس فلاں وزیر صاحب کو refer ہوا ہے جبکہ اس

حوالے سے ہمیں تو ابھی تک کوئی notification نہیں ملا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! notification کی کاپی معزز ممبر کو مہیا کر دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! وہ عمرہ پر تشریف لے گئے ہیں، کل شام notify ہوا ہے آج ہم ان کو کاپی دے دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔ جناب! ساڑھے چار سال کے عرصہ کے دوران ایک دفعہ بھی وزیر صاحب سوالات کے جوابات نہ دیں تو اس سے بڑی ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی ہے۔ انھوں نے کبھی جوابات نہیں دیئے، یہ ثابت کر دیں تو میں ابھی ہاؤس سے اٹھ کر باہر چلا جاؤں گا اور سب کے سامنے ان سے معافی بھی مانگوں گا۔ انھوں نے ایک دفعہ بھی سوالات کے جوابات نہیں دیئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ابھی آپ ضمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: چلیں، اب میں چیمہ صاحب کے احترام میں ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ احسان اللہ وقاص صاحب اس ہاؤس کے اندر بڑا contribute کرتے ہیں لہذا ہم ان کو ہاؤس سے باہر نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس شرط پر ہم بات نہیں کرتے لیکن انھوں نے ہاؤس میں آکر جواب دیئے تھے۔ آپ کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شاہ صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے اسی کی دوبارہ وضاحت چاہوں گا کیونکہ اس کا specific جواب نہیں دیا گیا۔ اس محکمہ کے اندر 30 کے قریب Ph.Ds ہیں جنھوں نے مختلف جگہوں سے Ph.D کی ہوئی ہے اور میرے ذاتی علم میں ایک دو افراد ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انھوں نے Ph.Ds کو EDO جیسی اسامیوں پر تعینات کیا ہوا ہے۔ میں specifically یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس محکمے نے کوئی ایسا ریسرچ سیل بنایا ہوا ہے جہاں پر Ph.Ds اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ جانوروں کی اعلیٰ نشوونما کے حوالے سے خالصتاً تحقیق کر کے بتائیں کہ یہ یہ کام ہو رہا ہے اور کیا یہ ممکن ہے کہ انھوں نے انتظامی عہدوں پر جو Ph.Ds فائز کئے ہوئے ہیں ان کو ریسرچ سیل میں بھیجا جائے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔جی،وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! انھوں نے پوچھا تھا کہ 30 کے قریب سپیشلسٹ کو انتظامی امور پر لگایا گیا ہے اور انھیں ٹیکنیکل عہدوں پر نہیں لگایا گیا۔ میں تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سارا محکمہ ہی ٹیکنیکل ہے۔ اس وقت اس میں 30 کے قریب Ph.Ds حضرات ہیں جن میں ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے پاس 13 کے قریب کام کر رہے ہیں اور وہ سب ریسرچ پر ہی کام کر رہے ہیں اور ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن کے پاس 17 Ph.Ds ہیں۔ یہ ٹوٹل 30 بنتے ہیں ان میں کچھ لوگ انتظامی امور پر کام کر رہے ہیں اور باقی ریسرچ پر کام کر رہے ہیں۔ اس وقت محکمے کے پاس لاہور میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ موجود ہے۔ بارانی لائیو سٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ خیری مہرک ضلع اٹک میں ہے۔ راولپنڈی میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے، Buffalo Research Institute ہے۔ یہ مختلف ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں جہاں پر وہ لوگ کام کر رہے ہیں اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے چار سال پہلے یہ سوال پوچھا تھا اور انھوں نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ محکمہ اس وقت بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز لاہور کے تعاون سے مستقبل کے ماہرین کو فیلڈ سے متعلقہ مسائل پر ریسرچ کرائی جائے۔ انھوں نے تین سال پہلے یہ جواب دیا ہے کہ ریسرچ کرائی جائے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ریسرچ کرانے کا عمل شروع ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس پر عمل شروع ہو گیا ہے اور اس حکومت کی بہتر کارکردگی ہے کہ ایک ویٹرنری کالج کو یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز کا درجہ دیا گیا ہے۔ اب وہ یونیورسٹی قائم ہو چکی ہے اور وہاں ریسرچ ہو رہی ہے۔ اس کا ایک یونٹ جھنگ میں قائم ہو گیا ہے اور وہاں پر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں بھی اس کی تحقیقات شروع کی گئی ہیں۔ ملتان، راولپنڈی اور بہاولپور میں بھی ان کی faculties کا قیام عمل میں لائے ہیں۔ اسی طرح بہاولپور میں اسلامیہ یونیورسٹی اور راولپنڈی میں ایرڈ یونیورسٹی

میں ان کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور وہاں پر مکمل ریسرچ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ 17 Ph.Ds حضرات کو انتظامی عہدوں پر لگایا گیا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ جو 17 Ph.Ds حضرات انتظامی عہدوں پر کام کر رہے ہیں ان کو وہاں سے ہٹا کر ریسرچ پر لگایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! جو انتظامی امور پر کام کر رہے ہیں اگر دیکھا جائے تو وہ بھی ایک ریسرچ کا کام ہو رہا ہے چونکہ بنیادی طور پر یہ محکمہ بھی جانوروں اور پولٹری کی ریسرچ پر ہی کام کر رہا ہے۔ انتظامی امور کے ساتھ ساتھ ان کی مکمل گائیڈ لائن اسی چیز پر ہے اس لئے ایسا کوئی ارادہ نہیں کہ ان کو further disturb کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ انتظامی امور کے ساتھ ساتھ ریسرچ پر بھی کام کر رہے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا تو سادہ سا سوال ہے کہ کیا وہ ان Ph.Ds حضرات کو انتظامی عہدوں سے ہٹا کر صرف ریسرچ پر لگانا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! انھوں نے جس شعبے میں Ph.D کی ہوئی ہے اگر کسی خاص تحقیقاتی مسئلے کے حوالے سے ضرورت ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ان سے یہ کام لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک relevant سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ریسرچ کی بات ہو رہی ہے۔ بہاولپور میں 64 لاکھ ایکڑ رقبے

پر مشتمل چولستان ہے اور وہاں کم و بیش 8 لاکھ جانور موجود ہیں لیکن وہاں شدید مشکلات ہوتی ہیں۔ جب بارشیں نہیں ہوتیں تو ان کے لئے چارہ نہیں ہوتا اور اتنی بڑی تعداد میں جانوروں کو شہروں میں تو لایا نہیں جا سکتا۔ یہ معاملہ سالہا سال سے اسی طرح چل رہا ہے اور وہاں پر کوئی مثبت ڈویلپمنٹ نظر نہیں آتی۔ چونکہ میرا تعلق وہاں سے ہے اس لئے میں وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ چولستان میں جہاں 8 لاکھ کے قریب جانور ہیں ان کی ویلفیئر، ان کی بہتری اور مزید بڑھوتری کے لئے حکومت کی کیا منصوبہ بندی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! وہاں جوگیت پیر میں ایک لائیو سٹاک فارم ہے اور چولستان کی مخصوص گائے پر ریسرچ بھی ہو رہی ہے اور اسے محفوظ کرنے کے لئے بھی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے چولستانیوں کو پوری گائیڈ لائن دی جاتی ہے اور ان کو بہتر طریقے سے قرضہ جات بھی دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ چولستانی نسل کو محفوظ کر سکیں اور حکومت ان کے لئے چارہ جات بھی مہیا کرتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ پاکستان کے اندر اتنی ریسرچ ہونے کے باوجود یہ پیشہ منافع بخش نہیں ہے۔ یہاں پر جو دودھ کی فیکٹریاں چل رہی ہیں یا ہمیں بازار سے جو دودھ مل رہا ہے۔ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اس دودھ میں تیزاب، یوریا کھاد اور دنیا بھر کی گندگی اور غلاظت ملا کر ان فیکٹریوں میں دیتے ہیں اس کے بعد یہ فیکٹریاں ہمیں -/40 سے -/45 روپے کلو کے حساب سے فراہم کرتی ہیں۔ اتنے تمام کام کے باوجود کیا پاکستان کے اندر کوئی ایسا لائیو سٹاک فارم ہے جو منافع کی طرف جا رہا ہو؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! چونکہ بنیادی طور پر لائیو سٹاک فارم ریسرچ فارمز ہوتے ہیں اور جہاں پر ریسرچ ہوتی ہے وہاں اس کے منافع کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ وہاں کے لئے حکومت رقم مخصوص کرتی ہے تاکہ ریسرچ ہو سکے۔ اگر دیکھا جائے تو حکومت نے 03-2002 میں اس کے لئے 57 ملین روپیہ ADP میں رکھا تھا اور آج 08-2007

میں اس کا 1391 ملین روپیہ ADP میں رکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اس میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہی ہے اور اس محکمے کو بہتر سے بہتر کیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں دس گنا زیادہ رقم دی جا رہی ہے۔ حکومت نے اس کو بہتر کرنے کے لئے 18 اضلاع میں سپورٹ سروس لائیو سٹاک پروگرام شروع کیا ہوا ہے۔ اس کے تحت لوگوں کو ویکسینیشن کے حوالے سے پوری آگاہی دی جاتی ہے کہ کس طرح اپنے جانوروں کو رکھنا ہے اور کس طرح بہتر کرنا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں، کافی بات ہو گئی ہے۔ اب منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: حکومت تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کو upgrade کر رہی ہے۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کا قیام عمل میں لے آئے ہیں اور لوگوں کو سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ اسی طرح یونین کونسل کی سطح پر سول ڈسپنسریز establish کی جا رہی ہیں اور ٹیکنیکل سٹاف کو موٹر سائیکل فراہم کئے جا رہے ہیں تاکہ وہ آسانی سے کسانوں تک جا سکیں۔ یہ ساری activities اس بجٹ میں رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: on his behalf سوال نمبر 5281۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چک شاہ نواز، پاکپتن، 03-2002، تقسیم زکوٰۃ اور بے قاعدگیوں کی تفصیل

5281*: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چک شاہ نواز (امر سنگھ) ضلع پاکپتن شریف، 03-2002 میں جن لوگوں کو زکوٰۃ تقسیم کی گئی ان کے نام و پتاجات کی تفصیل سے آگاہ کریں نیز زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کا نام بھی تحریر کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چک شاہ نواز (امر سنگھ) ضلع پاکپتن 2003 میں حق داروں کو زکوٰۃ

تقسیم نہیں کی گئی؟

(ج) کیا محکمہ چک شاہ نواز (امر سنگھ) میں زکوٰۃ کی تقسیم میں بے قاعدگیوں کی انکوائری کروانے کو تیار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) مقامی زکوٰۃ کمیٹی چک شاہ نواز امر سنگھ میں یکم جولائی 2002 سے لے کر 30-جون 2003 کے دوران بمطابق ریکارڈ مندرجہ ذیل مستحقین کو زکوٰۃ کی مختلف مدات میں سے امداد دی گئی ہے۔

گزارہ الاؤنس:

غلام بی بی بیوہ محمد صادق، صغراں بی بی بیوہ محمد صادق، اللہ جوئی بیوہ بختایا، مریم بی بی بیوہ جلال دین، محمد اسلم ولد اللہ دتہ معذور، محمد نواز ولد انور، عطا محمد ولد غلام محمد، شوکت علی ولد نواب دین، منظور احمد ولد محمد موسیٰ، منظور احمد ولد غلام محمد

چھوٹی بحالی: مبلغ پانچ ہزار روپے

لیاقت علی ولد رحمت علی

مستقل بحالی:

انور بی بی بیوہ احمد علی -/20,000 روپے، زبیدہ بی بی بیوہ محمد رشید -/10,000 روپے، شوکت علی ولد نواب دین -/30,000 روپے، محمد رفیق ولد فضل دین قوم بھٹی -/20,000 روپے، محمد صابر ولد محمد صدیق قوم پٹھان -/20,000 روپے، محمد انور ولد سلطان احمد -/30,000 روپے

مقامی زکوٰۃ کمیٹی چک شاہ نواز امر سنگھ کے چیئرمین کا نام جاوید اقبال ولد حاکم علی ہے۔

مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے فراہم کردہ ریکارڈ کے مطابق مذکورہ بالا تمام مستحقین مقامی زکوٰۃ کمیٹی چک شاہ نواز میں رہائش پذیر ہیں۔

(ب) جی نہیں، کیونکہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی نے باقاعدہ طور پر مستحقین کی درخواستیں قواعد کے مطابق منظور کیں۔

(ج) محکمہ کے ریکارڈ میں مذکورہ زکوٰۃ کمیٹی کے خلاف کوئی درخواست نہ ہے تاہم اگر فاضل ممبر کسی خاص بدعنوانی کی نشاندہی کریں تو محکمہ کارروائی کرنے کو تیار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہسپتالوں کے اندر کوئی نادار غریب مریض علاج کے لئے آتا ہے تو وہاں موجود سوشل ویلفیئر دفتر سے ایک فارم لے کر پُر کرتا ہے۔ سوشل ویلفیئر والے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اس فارم کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی کاپی لگائی جائے۔ آپ کے علم میں ہے کہ ابھی دیہات میں عوام کی ایسی بڑی تعداد ہے جن کے پاس کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا محکمہ اس بات کے لئے تیار ہے کہ کم از کم ہسپتالوں میں اس طرح کے جو نادار غریب مریض ادویات کے لئے apply کرتے ہیں ان کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی پابندی waive off کی جائے۔ باقی اور بہت ساری مدات ہیں جن میں حکومت کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مانگتی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن صحت کے شعبے میں یہ ریلیف دیا جائے اور پرانے شناختی کارڈ کو بھی entertain کیا جائے۔ کیا محکمہ اس کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: شکریہ۔ جناب سپیکر! ویسے تو یہ سوال dispose of ہو چکا ہے اور اب ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔ بہرحال چونکہ یہ پبلک کے مفاد کی بات ہے۔ ہر جگہ verification کے لئے شناختی کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور اب تو یہ اتنا ضروری ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر کوئی سرکاری چیز دی ہی نہیں جا سکتی۔ اس وجہ سے اسے بنانا ہی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ شناختی کارڈ نہ لگائیں میں تو کہہ رہا ہوں کہ 60 فیصد آبادی کے شناختی کارڈ نہیں بنے اس لئے کم از کم جو غریب اور نادار ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں اگر ان کے پاس پرانا شناختی کارڈ بھی ہو تو خدا کے لئے اسے entertain کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب کا یہ سوال ہے کہ کیا محکمہ پرانے شناختی کارڈ کو entertain کرنے کے لئے تیار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! متعلقہ ایم ایس اور وہاں کی کمیٹی competent ہے اور وہ مریض کو

دیکھ کر اس کا علاج کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بہاولپور کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں BVH میں ایسے کیسز refer ہوتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ آئے گا تب آپ کو امداد ملے گی۔ National Identity Card آئے گا تو پھر آپ کو امداد ملے گی۔ میری اس سلسلے میں submission یہ ہے کہ محکمہ اس کے لئے across the board پورے پنجاب کے لئے آرڈر جاری کرے کہ کم از کم ہسپتالوں میں نادار مریضوں کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی پابندی ختم کریں اور پرانا شناختی کارڈ بھی entertain کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! پالیسی فیڈرل گورنمنٹ بناتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی تجویز ان کو ارسال کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، حاجی محمد اعجاز!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں لکھا ہے کہ گزارا الاؤنس ان لوگوں کو دیا گیا ہے۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ گزارا الاؤنس کتنا دیا گیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ مستقل بحالی کے لئے بھی رقم دی گئی ہے۔ کسی کو دس ہزار کسی کو بیس ہزار اور کسی کو تیس ہزار دیا گیا ہے۔ کیا اس رقم کو دینے کے بعد کوئی چیک کرنے کا طریقہ رکھا گیا ہے کہ جس مقصد کے لئے رقم دی جا رہی ہے یہ اسی مقصد کے لئے استعمال کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! جو گزارا الاؤنس ہے وہ پانچ روپے فی کس مقرر ہے جو بحالی کی رقم ہے اس میں جو کمی بیشی ہے وہ محکمہ جو اپنا کاروبار کرتا ہے اس کے ساتھ یہ رقم دی جاتی ہے۔ اس کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور قانون کے مطابق ان کو پیسے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ کے زکوٰۃ کے جو فنڈز ہیں وہ تحصیلوں کو بی ایچ یو یا جو بنیادی صحت کے مراکز ہیں ان کو دیئے جاتے ہیں۔ فیصل آباد کے جو دو بڑے ہسپتال ہیں ان کو مرکزی زکوٰۃ کونسل فنڈز جاری کرتی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بڑے ہسپتالوں کو فنڈز جاری کرنے پر کوئی قدغن ہے؟ فیصل آباد

کے جو دو بڑے ہسپتال ہیں، فیصل آباد آپ کا بھی شہر ہے وہاں پر لوگوں کو اتنا ذلیل کیا جاتا ہے کہ پہلے وہ کہتے ہیں زکوٰۃ کمیٹی سے فارم لے کر اپنے استحقاق کی attestation کرواکر آئیں۔ ان کا مریض ہسپتال میں مر رہا ہوتا ہے۔ آپ نے جو یہ ادارے بنائے ہیں یہ ان کے لواحقین کو فارموں کے چکر میں ڈال دیتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ deserving مریضوں کا علاج بغیر کسی کے پوچھے کیا جائے اور ان کو دوائیاں ہسپتال سے ہی مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر: وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ جو سوال dispose of ہو چکا ہے اس پر ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کب dispose of ہو چکا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! یہ سوال تو dispose of ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں یہ سوال 5281 ہے اور اس سے پہلے 5240 تھا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب والا! یہ سوال نمبر 5240 کے متعلق ضمنی سوال کر رہے ہیں اور وہ سوال dispose of ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ہم دوسرے سوال کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: وہ پہلے کے متعلق ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! میرا پہلا سوال تھا میں نے اس کے متعلق ضمنی سوال کیا اور آپ نے کہا ابھی موقع دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو پھر dispose of ہو چکا ہے اس پر تو ضمنی سوال نہیں ہو سکتا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 6305۔

پولٹری کی مصنوعات / گوشت کی قیمتوں اور ٹرکی / ڈک کی فارمنگ سے متعلق تفصیلات

*6305: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں پولٹری کی مصنوعات / گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں Turky اور Duck کی فارمنگ کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اس وقت ان پرندوں کے کتنے فارم سرکاری و غیر سرکاری شعبہ میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا صوبہ پنجاب سے پولٹری کی مصنوعات بیرون ملک بھی ایکسپورٹ کی جاتی ہیں مقامی ضروریات کی اہمیت کے پیش نظر سپلائی بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

(الف) صوبہ میں پولٹری کی مصنوعات / گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1۔ حکومت پنجاب نے مرغیوں کے گوشت کی پیداواری لاگت کم کرنے کے لئے پنجاب پولٹری ایڈوائزری بورڈ کے توسط سے مقامی حکومت کو بجلی کے ٹیرف میں کمی اور سویابین کی مقامی کاشت کی ترویج پولٹری فیڈ کے اجزاء اور مشینری کی درآمد پر ڈیوٹی کی شرح میں خاطر خواہ کمی کرنے کی سفارشات کی ہیں۔ان پر عملدرآمد سے مرغبانی کی صنعت کو درپیش مسائل حل ہوں گے اور پیداواری لاگت میں خاطر خواہ کمی ہو گی جس سے گوشت کی قیمتوں میں اضافہ رک جائے گا۔

2۔ پولٹری کی بڑھوتری کے لئے حکومت نے آسان شرائط پر قرضہ جات کا اجراء بھی کر دیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے ڈک اور ٹرکی فارمنگ کے لئے ترقیاتی منصوبے برائے سال 2003-04 ٹرکی فارمنگ مالیت 18.60 ملین روپے اور ڈک فارمنگ مالیت 32.275 ملین روپے کی لاگت سے تجویز کئے تھے مگر مرغیوں میں ایوین انفلوئنزا کی بیماری کے خدشات کے پیش نظر یہ دونوں منصوبے ختم کر دیئے گئے اس وقت صوبہ میں ڈک اور ٹرکی فارمنگ کے لئے کوئی فارم موجود نہیں ہے جبکہ غیر سرکاری سطح پر پنجاب کے مختلف اضلاع میں تجرباتی طور پر ڈک اور ٹرکی فارمنگ کا آغاز ہوا تھا لیکن ڈک اور ٹرکی کے گوشت اور انڈوں کی طلب نہ ہونے کی وجہ سے ڈک اور ٹرکی فارم بند

ہو گئے۔

(ج) ہاں۔ صوبہ پنجاب سے ایک روزہ چوزہ اور زرخیز انڈے جو مقامی ضروریات سے زائد ہوتے ہیں باہر کے ممالک برآمد کئے جاتے ہیں۔ انڈے اور مرغی کے گوشت کی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نجی سطح پر پولٹری کی ترقی اور ترویج کے لئے حکومت پنجاب خاطر خواہ کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مرغیوں کے امراض کی روک تھام، پولٹری فارمنگ کے بارے میں فنی تربیت اور مرغیوں کی مختلف مسائل پر تحقیقی کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! جز (الف) میں نے پوچھا تھا کہ صوبہ میں پولٹری کی مصنوعات / گوشت کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ اب تین سال بعد یہ جواب دیا گیا ہے کہ کچھ اقدامات کئے گئے ہیں اور کچھ چیزیں اس جواب میں لکھی گئی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا رزلٹ کیا نکلا ہے، کیا پولٹری کی مصنوعات کی قیمتوں میں کوئی کمی ہوئی ہے جبکہ پولٹری کا گوشت تو پہلے سے بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

سید احسان اللہ وقاص: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے جو اقدامات ہیں اس سے کوئی خاطر خواہ رزلٹ حاصل نہیں ہوا۔ کیا کوئی ایسے اقدامات ان کے ذہن میں ہیں جس کے نتیجے میں گوشت کی قیمتیں کم ہو سکیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب والا! جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب پولٹری ایڈوائزی بورڈ کی وساطت سے فیڈرل گورنمنٹ کو کچھ سفارشات پیش کی گئیں تھیں جس میں بجلی کے ٹیرف میں کمی اور سویابین کی مقامی کاشت کی ترویج پولٹری فارم کے اجزاء اور مشینری کی درآمد پر ڈیوٹی کی شرح میں خاطر خواہ کمی کرنے کی سفارشات تھیں۔ اس فیڈرل بجٹ میں صرف مشینری کی درآمد پر ڈیوٹی کی شرح میں کمی کی گئی ہے باقی ماندہ تجویزوں پر غور نہیں کیا گیا۔ اس پر پنجاب گورنمنٹ اپنے لیول پر کام کر رہی ہے لیکن اصل میں ڈیمانڈ اور سپلائی کی بات ہوتی ہے ڈیمانڈ کے مطابق سپلائی اگر بہتر ہو گی تو خود بخود پولٹری فیڈ سستی ملے گی۔ اس سلسلے میں یہ

بتادوں کہ سال 02-2001 میں ان پولٹری فارموں کی تعداد 15 ہزار کے قریب تھی جبکہ اب اس کی تعداد 20 ہزار سے تجاوز کرچکی ہے۔ یہ حکومت کی بہتر حکمت عملی کے تحت ہی ہے کہ لوگوں نے پانچ ہزار سے زیادہ ہیچریز اور پولٹری فارم بنائے ہیں۔ جیسے جیسے زیادہ فارم بنیں گے سپلائی زیادہ ہوگی تو پھر سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کے اصول کے تحت پیداوار زیادہ ہونے سے پولٹری بھی سستی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! عرض یہ ہے کہ وزیر موصوف یہ فرمارہے ہیں کہ سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ جو چیز وہ سپلائی کریں اگر اس پر گورنمنٹ کے ٹیکس اتنے زیادہ ہوں تو ظاہر ہے وہ چیز مہنگی ہو گی اور ان کی cost بھی زیادہ ہو گی۔ پاکستان میں پولٹری انڈسٹری ٹیکسٹائل انڈسٹری کے بعد دوسری بڑی انڈسٹری ہے۔ اربوں روپے لوگوں نے اس میں invest کئے ہوئے ہیں لیکن گورنمنٹ نے کبھی اس کو انڈسٹری نہیں سمجھا اس کا نتیجہ آپ یہیں سے دیکھ سکتے ہیں کہ تین سال پہلے انہوں نے یہ جواب دیا کہ ایڈوائزری بورڈ نے یہ سفارشات فیڈرل گورنمنٹ سے کی ہیں اور ان تین سال کے عرصے میں کسی ایک سفارش پر بھی عملدرآمد نہیں کروا سکے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ پولٹری کی وہ چیزیں جس سے پولٹری کی نشوونما ہوتی ہے ان پر جو ٹیکس عائد کئے گئے ہیں جب تک وہ کم نہیں کریں گے اس وقت تک قیمتیں کم نہیں ہوں گی۔ سپلائی اور ڈیمانڈ کا مسئلہ نہیں ہے۔ خود انہوں نے جو سفارشات کی ہیں ان پر بھی عملدرآمد نہیں کرواسکے ہیں۔

جناب سپیکر: حکومت ان تجاویز پر غور کر رہی ہے اور کیا پولٹری کی قیمتیں کم کی جاسکتی ہیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب والا! فیڈرل گورنمنٹ کو سفارشات کی گئی ہیں اور اس پر عملدرآمد کروانا فیڈرل گورنمنٹ کا ہی کام ہے۔ ہم اپنی پولٹری ایڈوائزری بورڈ کی وساطت سے فیڈرل گورنمنٹ کو اپنی سفارشات ارسال کردیں گے۔

جناب سپیکر: شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! جناب والا اس سوال کا جز (ج) ملاحظہ فرمائیں جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ صوبہ پنجاب سے ایک روزہ چوزہ اور زرخیز انڈے جو مقامی ضروریات سے زائد

ہوتے ہیں باہر کے ممالک برآمد کئے جاتے ہیں۔ انڈے اور مرغی کے گوشت کی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نجی سطح پر پولٹری کی ترقی اور ترویج کے لئے حکومت پنجاب خاطر خواہ کوشش کر رہی ہے۔

جناب والا! یہاں پر یہ وزیر موصوف کے لئے relevant ہے کہ حکومت پنجاب خاطر خواہ کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مرغیوں کے امراض کی روک تھام کے لئے، پولٹری فارمنگ کے بارے میں فنی تربیت اور مرغیوں کی مختلف مسائل پر تحقیقی کام سرانجام دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب اس سلسلے میں جو خاطر خواہ کوشش کر رہی ہے وزیر موصوف وہ بتادیں اور اس سلسلے میں امراض کی جو روک تھام ہے اور پولٹری فارمز کی جواپ گریڈیشن ہے اس کے حوالے سے جو تحقیقی کام ہو رہا ہے وہ کب سے شروع ہے اور اب کن مراحل میں پہنچ چکا ہے ان تحقیقی کاموں پر کن لوگوں کو مامور کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب والا! حکومت پولٹری کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے اس سلسلے میں حکومت نے راولپنڈی میں ایک پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنایا ہوا ہے اس کا نیٹ ورک پورے پنجاب میں پھیلایا ہے۔ اس ادارے میں پولٹری کے فروغ کے لئے مختلف سروسز مہیا کی گئی ہیں جس میں پولٹری فارم کے آغاز سے لے کر اس کے ٹریننگ پروگرام تک مختلف دورانیہ کے ٹریننگ کورسز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ تمام بیماریوں کی تشخیص کے لئے پورے پنجاب میں مختلف لیبارٹریز کا اجراء کیا گیا ہے۔ مختلف بیماریوں کی روک تھام کے لئے فیلڈ میں پولٹری فارمز اور دیہات میں حفاظتی ٹیکہ جات اور جراثیم کش ادویات کا سپرے وغیرہ کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو پولٹری فارم کے کام کی سوجھ بوجھ کے لئے فری لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مرغیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت environmentally controlled farm system کو بھی promote کر رہی ہے اور اس سلسلے میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ 8- مئی 2006 کو جب برڈ فلو کا حملہ ہوا تھا تو اس وقت گورنمنٹ نے اپنے VRI Centre لاہور میں اس کی ویکسین بنائی اور اب تک 40 لاکھ 62 ہزار doses supply کی جا چکی ہیں اور اس کو برڈ فلو کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ سروسز 2007 تک ہو رہی ہیں اور تقریباً

صرف 49 برڈ فلو کیسز کی شناخت ہوئی اور ان کو پوری حفاظتی تدابیر کے ساتھ زمین میں دفنایا گیا اور متاثرہ فارموں پر سپرے بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کا نقصان ہوا تھا اس میں گورنمنٹ نے compensation بھی دیا تو یہ ایک بڑا احسن اقدام ہے کہ برڈ فلو کے حوالے سے ویکسین زیادہ میں -/7 روپے کی تھی وہ گورنمنٹ نے صرف 50 پیسے میں تیار کر کے مہیا کی ہے تو اس سے اور زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ پچھلے سال تقریباً 70 لاکھ روپیہ متاثرین کو as a compensation دیا گیا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کافی detail کے ساتھ جواب آ گیا ہے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔۔۔ شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی مناظرہ تھوڑا کروانا ہے انہوں نے آپ کے ضمنی سوال کا بڑی detail کے ساتھ جواب دیا ہے۔ ایک ایک سوال پر اگر آپ آدھ گھنٹہ لگا دیں گے تو باقی ماندہ سوالوں کا کیا بنے گا۔ جی، اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ایک دن کا چوزہ -/5 روپے میں بھی فروخت ہوتا ہے اور وہی ایک دن کا چوزہ -/30 روپے میں بھی فروخت ہوتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے پولٹری کے اندر بڑا بحران پیدا ہوتا ہے تو کیا گورنمنٹ یہ نہیں کر سکتی کہ ایک دن کے چوزے کی قیمت مقرر کر دے کہ ان کا خرچہ کتنا ہے، انہیں profit کتنا دینا چاہئے تاکہ اس میں استحکام آ سکے؟ یہ ایک دن کے چوزے کی قیمت fix کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! چودھری صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کروایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ (قطع کلامیاں)

حاجی صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ ایک گھنٹہ ٹوٹل ٹائم ہے اس طرح سے کافی سوال رہ جانے ہیں۔ جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جز (الف) میں پولٹری کی بہتری کے حوالے سے فرمایا ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ پولٹری کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا گورنمنٹ آف پنجاب بلاسود قرضے جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی ، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس حوالے سے قرضہ جات بنک دیتے ہیں۔ گورنمنٹ فارمرز کو پوری services provide کرتی ہے۔ تمام اضلاع میں لائیو سٹاک آفیسرز یہ provide services کرتے ہیں۔ اسی طرح پولٹری کے حوالے ہمارے ریسرچ انسٹیٹیوٹس میں جو ماہرین بیٹھے ہوئے ہیں وہ feasibility reports تیار کر کے services بنا کر بنک میں دی جاتی ہیں اور جو بنک کے معیار کے مطابق ہوتا ہے بنک ان کا process کر کے انہیں loaning وغیرہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، next ہیں۔ سید مجاہد علی شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6924، On his behalf۔

جناب سپیکر: On his behalf۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ضلع پاکپتن، 2003 تا حال، زکوٰۃ فنڈز اور تقسیم کی تفصیل

*6924: سید مجاہد علی شاہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2003 سے آج تک ضلع پاکپتن کو کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں موصول ہوئی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) اس فنڈ سے کتنی رقم بطور زکوٰۃ غرباء میں تقسیم کی گئی اور کتنی رقم دفتری اخراجات، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے، گاڑیوں کی مرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں زکوٰۃ کی کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا تفصیل فراہم کریں؟

(د) زکوٰۃ کی اس رقم کی خُورد بُرد کے سلسلہ میں جن سرکاری ملازمین کے خلاف محکمانہ قانونی کارروائی کی گئی، ان کے نام اور جو ان کو سزا دی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع پاکپتن کو زکوٰۃ کی مد میں سال 2003 سے آج تک موصول ہونے والی رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:-

2003-04 7,86,68,492/- روپے
2004-05 7,88,61,868/- روپے
2005-06 /- 5,54,49,358روپے

(ب) اس فنڈ سے غرباء میں-/187333866روپے کی رقم تقسیم کی گئی جبکہ دفتری اخراجات، ملازمین کی تنخواہوں اور گاڑیوں کی مرمت پر-/9847214 روپے کی رقم خرچ ہوئی، سال وار تفصیل تتمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران خُورد بُرد ہونے والی رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	خُورد بُرد شدہ رقم
2003-04	-/56,500روپے

کیس محکمہ انسداد رشوت ستانی میں زیر تفتیش ہے۔

سال	خُورد بُرد شدہ رقم
2004-05	-/80,000روپے

رقم برآمد کر کے کمیٹی توڑ دی گئی۔مالی سال 2005-06اور 2006-07کی پہلی ششماہی قسط میں کسی قسم کی خُورد بُرد نہ ہوئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا خُورد بُرد میں کوئی سرکاری ملازم ملوث نہ تھا تاہم مالی سال 2003-04 میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی 46/E.Bکے چیئرمین نے -/56,500روپے کی رقم خُورد بُرد کی۔ محکمہ نے اسے عہدے سے برطرف کر کے کیس انٹی کرپشن کے حوالے کر دیا۔مالی سال 2004-05 مقامی زکوٰۃ کمیٹی 16/E.Bکے چیئرمین نے-/80,000روپے خُورد بُرد کئے بعد ازاں محکمہ نے ریکوری کر کے کمیٹی توڑ دی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال 27-05-05 کو محکمے کو بھیجا گیا اور 25-07-05 کو اس کا جواب آیا۔ اس میں اس کے جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی 46/E.Bکے چیئرمین نے-/56,500روپے کی رقم خورد برد کی۔محکمے نے اسے عہدے

سے برطرف کر کے کیس انٹی کرپشن کے حوالے کر دیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کیس انٹی کرپشن کو دیا گیا ہے یہ کیس کس stage پر ہے کیونکہ اس کیس کو 2 سال ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! اس کیس کی پچھلے ماہ تاریخ تھی۔ ابھی آئندہ تاریخ fix نہیں ہے لیکن محکمہ اس کی پیروی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ یہ کس stage پر ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! کیس ابھی عدالت میں ہے اور اس کی نئی تاریخ ابھی fix نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جہاں پر زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں تو وہاں پر بہت سی ایسی بیوہ خواتین کے نام لسٹوں میں شامل کر لئے جاتے ہیں جن کے علم میں بھی نہیں ہوتا کہ ان کا نام لسٹوں میں شامل کیا گیا ہے اور باوجود اس کے کہ ان کا تعلق اچھے خاصے کھاتے پیتے گھرانوں سے ہے اور ان کے نام پر جو پیسے ملتے ہیں وہ زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور دیگر متعلقہ لوگوں کی جیبوں میں چلے جاتے ہیں تو ان کے پاس check and balance کا کیا سسٹم ہے کہ وہ check کریں کہ یہ پیسے صحیح مستحق لوگوں تک پہنچ رہے ہیں اور اس کے ساتھ میں ان سے یہ سوال بھی پوچھتی ہوں کہ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے جو چیئرمین مقرر کئے جاتے ہیں انہیں کس criteria کے تحت تعینات کیا جاتا ہے۔ کیا وہ باکردار لوگ ہیں، کیا وہ اس طرح کرپشن میں involve نہیں ہوں گے کیونکہ اس طرح کی میرے پاس بہت سی complaints آئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال relevant نہیں بنتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! ویسے تو وزراء کی کارکردگی گزشتہ ساڑھے چار سال سے سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے اور اب منسٹر موصوف نے جو جواب دیا ہے کہ یہ ضمنی سوال relevant نہیں ہے۔ اس سے آپ ملاحظہ فرمالیں کہ منسٹر موصوف چیئر کے اختیار استعمال کرنے جا رہے ہیں۔ جس

سوال کو آپ کو irrelevant کہنا چاہئے تھا اس کے بارے میں وہ فرما رہے ہیں۔ انہوں نے یہ جو فہرست بھجوائی ہے ہم شروع دن سے یہ کہہ رہے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے ذریعے انہوں نے سیاسی رشوت کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔ (قطع کلامیاں)

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال کی طرف آ رہا ہوں۔ کسی نے کہا تھا کہ:

ظفر میں نے کیا وکیل اسے
جو کوئی مشورہ نہیں دیتا

تو منسٹر موصوف جواب ہی دینے سے قاصر ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر آپ خلفائے راشدین کا دور دیکھیں تو نبی پاک ﷺ کے دور میں جب یہ ذمہ داریاں ڈالی جاتی تھیں---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تقریر تو نہ کریں، آپ ضمنی سوال کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں وہی کرنے لگا ہوں۔ جب ذمہ داریاں ڈالی جاتی تھیں تو صحابہ کرام چھپتے پھرتے تھے۔ اب جس صاحب پر انہوں نے ذمہ داری ڈالی، جن کا نام یہاں پر جاوید اقبال بتایا گیا ہے اور اس چیئرمین کے خلاف انہوں نے کارروائی کی اور کمیٹی توڑ دی گئی۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ چیئرمین کس کی سفارش پر بنایا گیا تھا اور اس نے جو رقم خورد برد کی اور محکمے کی طرف سے اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے اور وہ کارروائی کس stage پر ہے وزیر موصوف کو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ کیس کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے کمیٹیوں کے متعلق سوال کیا ہے جبکہ یہ سوال کمیٹیوں کے متعلق ہے ہی نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پہلے بھی اسی کے متعلق سوال کیا تو میں نے عرض کیا تھا کہ یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے اور محکمہ اس کی پیروی کر رہا ہے۔ جب عدالت کی طرف سے کوئی فیصلہ آئے گا تو پھر میں آگاہ کروں گا۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا سوال یہ ہے کہ جس چیئرمین کا اس سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے اتنی رقم خورد برد کی تو ان کا سوال یہ ہے کہ جب آپ نے اس کو چیئرمین بنایا تو اس کا طریق کار کیا تھا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی مقرر کرتی ہے۔ اس میں ایک گزیٹڈ آفیسر

ہوتا ہے۔ ایک عمائدین میں سے ہوتا ہے اور ایک محکمے کا بندہ ہوتا ہے۔ تین بندوں پر مشتمل کمیٹی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس دور حکومت میں واقعی فنڈز بہت زیادہ گئے ہیں اور ہمارا محکمہ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ ان کے VTIs خصوصی طور پر ہماری بچیوں اور بچوں کو ٹریننگ دے رہے ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پسماندہ اضلاع کے لئے خصوصی فنڈز مختص کر سکتے ہیں یا یہ کس بنیاد پر یہ ہر ضلعے کے لئے فنڈز مختص کرتے ہیں؟ ہمارا علاقہ انتہائی غریب اور پسماندہ ہے۔ وہاں پر غریبوں کی فلاح و بہبود کی بہت زیادہ ضرورت ہے؟ اس لئے میں گورنمنٹ کی پالیسی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! فیڈرل زکوٰۃ کونسل تمام فنڈز آبادی کے لحاظ سے تقسیم کرتی ہے۔ پہلے تمام صوبوں میں اور پھر تمام اضلاع میں تقسیم کرتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجاب زکوٰۃ کونسل بھیجتی ہے کہ اس ضلعے کو اتنا اتنا فنڈ ملتا ہے۔ فیڈرل زکوٰۃ کونسل پورا بجٹ بناتی ہے۔ اس حساب سے پنجاب زکوٰۃ کونسل allocate کرتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ پسماندہ اضلاع اور بالخصوص ایک خصوصی فنڈ مختص کرنے کے لئے زیادہ فنڈز مختص کرنے کے لئے یہ سفارشات بھیجیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ پسماندہ اضلاع کے لئے مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کو سفارش کرنے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: ہم فیڈرل زکوٰۃ کونسل کو بھیج سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سردار شوکت علی ڈوگر صاحب کا ہے، وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید مجاہد علی شاہ صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سمیع اللہ خان صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! حفیظ اللہ خان نوانی صاحب کا سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ حفیظ اللہ خان نوانی صاحب کا سوال ہے۔ جی، خان صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: سوال نمبر 8865۔

لائیو سٹاک فارم ماہنی تحصیل منکیرہ سے متعلقہ تفصیلات

*8865: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت دوسرے اضلاع کی طرح ضلع بھکر میں موبائل ڈسپنسریاں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) لائیو سٹاک فارم ماہنی تحصیل منکیرہ میں تعینات افسران اور اہلکاران کے نام، پتا جات، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی بیان کریں؟

(ج) فارم کا سال 06-2005 کے کل اخراجات اور آمدنی کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کا قیام وزیر اعلیٰ کے لائیو سٹاک سپورٹ پروگرام کے تحت عمل میں لایا گیا ہے اور جب بھی ضلع بھکر میں مذکورہ پروگرام شروع ہوگا تو موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(ب) لائیو سٹاک فارم رکھ ماہنی تحصیل منکیرہ میں تعینات افسران اور اہلکاران کے نام، پتا جات، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لائیو سٹاک فارم رکھ ماہنی تحصیل منکیرہ کی سال 06-2005 کی آمدنی -/6,57,894 روپے تھی جبکہ کل اخراجات -/60,31,837 روپے کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

HEAD OF A/C		DEV
NON-DEV		Pay NIL Rs.2,282,619/-
Contingencies	Rs 9,74,500/-	Rs. 2,792,718/-
Total	Rs.974,500/-	Rs.5,075,337/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں تحصیل منکیرہ کے لائیو سٹاک فارم رکھ

ماہنی میں تعینات افسران اور اہلکاروں کے نام اور عرصہ تعیناتی کا پوچھا ہے۔ اس میں ایک مقبول خان صاحب کا نام لکھا ہوا ہے، وہ آفس سپرنٹنڈنٹ ہیں اور ان کا عرصہ تعیناتی چھ ماہ لکھا ہے۔ ان کا ڈومیسائل ضلع کوہاٹ کا ہے، یہ میرے حلقے میں تعینات ہیں۔ یہ پہلے کلرک تھے اور وہیں تعینات تھے، اس کے بعد بطور ہیڈ کلرک بھی وہیں تعینات تھے۔ اب یہ موصوف ترقی کر کے آفس سپرنٹنڈنٹ ہو گئے ہیں۔ ان کا یہ لکھا گیا ہے کہ یہ چھ ماہ سے تعینات ہیں۔ میرے خیال میں ان کو اس لحاظ سے 25/30 سال ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ان کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟

جناب حفیظ اللہ خان: ان کا criteria کیا ہے۔ یہ تو 25/30 سال سے تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس میں جو ڈسٹرکٹ لیول کے آفیسر ہوتے ہیں۔ یہ ڈسٹرکٹ لیول کی پوسٹ ہے۔ اس کا ڈومیسائل کوہاٹ کا ہے۔ اس کی حال ہی میں آفس سپرنٹنڈنٹ ترقی ہوئی ہے۔ اس کا آفس سپرنٹنڈنٹ تعیناتی کا عرصہ چھ ماہ ہے۔ گورنمنٹ ٹرانسفر پالیسی کے تحت آفیسر کی تین سال کا تعیناتی عرصہ دیکھا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انھوں نے کہا ہے کہ ان کا ڈومیسائل کوہاٹ کا ہے۔ کیا کسی صوبائی سروس میں دوسرے صوبے کے ڈومیسائل کے حامل فرد کو یہ ملازمت دے سکتے ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں مکمل وضاحت نہیں کر سکتا کیونکہ یہ میرا اپنا محکمہ نہیں ہے لیکن یہ بالکل بجا بات ہے کہ دوسرے صوبے سے اسے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں کہ اس کی اجازت ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں آنے کے لئے ہے یا نہیں۔ اگر documents میں اس کی اجازت ہو گی تو اس کو اجازت دی گئی ہو گی۔

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ رکھ ماہنی کے لائیو سٹاک فارم کی 06-2005 کی آمدنی -/657,894 روپے ہے اور وہاں کا خرچ -/

6031837روپے ہے۔اس ساٹھ لاکھ روپے کے خرچ کی جو تفصیل انھوں نے دی ہے اس میں payپر تقریباً23لاکھ روپے خرچ ہوا ہے،Contingenciesپر تقریباً27لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ابھی چودھری اصغر علی گجر صاحب فرما رہے تھے کہ کوئی لائیوسٹاک فارم بتائیں جو منافع پر جا رہا ہو۔آپ اس سے ہمارے لائیوسٹاک فارمز کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آمدنی ساڑھے چھ لاکھ روپے ہے اور سالانہ خرچ ساٹھ لاکھ روپے ہے پھر حکومت یہ دعوے کرتی ہے کہ ہم نے بڑے پیسے دیئے ہیں جو پیسے دیتے ہیں وہ اسی طرح لوٹ مار کی نذر ہو جاتے ہیں۔اس فارم کی حالت کو بہتر بنانے اور profitableبنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے کہ لائیوسٹاک فارمز تجرباتی فارم ہیں۔یہاں پر تجربات ہوتے ہیں اور جہاں پر ریسرچ ہوتی ہے تو وہاں پر خرچہ آتا ہے۔اس کو profitکے حوالے سے نہیں دیکھا جاتا۔لائیوسٹاک فارم رکھ ماہنی کی زمین 9171ایکڑ ہے اور اس میں سے 1575 ایکڑ رقبہ آباد ہے اور 7500ایکڑ سے زیادہ رقبہ غیر آباد ہے۔اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ naturallyاس کی آمدنی کیسے زیادہ ہو سکتی ہے۔یہ ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہے اور یہ زمین آباد نہیں ہو سکتی اس لئے وہاں پر صرف breedingکے لئے جانور رکھے گئے ہیں۔اس سال بارش بھی وہاں پر کم ہوئی ہے اور خشک سالی رہی ہے اس لئے وہاں پر فصل کی پیداوار کم ہوئی ہے اور آمدنی بھی کم ہوئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انھوں نے جواب درست نہیں دیا۔اگر وہاں پر ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے تو ڈویلپمنٹ کے اخراجات زیادہ ہونے چاہئیں تھے جبکہ ڈویلپمنٹ کے اخراجات -/974,000روپے ہیں اور نان ڈویلپمنٹ کے اخراجات 27 لاکھ روپے ہیں۔یہ اس فارم کو بہتر بنانے کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں۔یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر غیر آباد رقبہ ہے تو یہ رقبے کو آباد کریں اور ڈویلپمنٹ کے اخراجات زیادہ کریں وہاں پر تو ساری کی ساری خُورد بُرد ہو رہی ہے تنخواہوں میں اور نان ڈویلپمنٹ میں 27 لاکھ بلکہ 28 لاکھ روپے خرچ کر دیئے گئے ہیں۔یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ تو الٹا اس کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں واضح کر دوں کہ اس سال کے مالی بجٹ میں 170 ملین کی لاگت سے یہاں پر منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے جو کہ اس کی

بہتری کے لئے کیا جا رہا ہے اور جو اقدامات گورنمنٹ اٹھا رہی ہے اور پوری کوشش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ کا ہے۔

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! سوال نمبر 8948۔

بھونیکی ضلع قصور۔ لائیو سٹاک کی اراضی اور فصلوں سے ہونے والی آمدن کی تفصیل

*8948: **محترمہ طلعت یعقوب:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کے پاس 1079 ایکڑ اراضی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سٹیشن پر سال 05-2004 اور 06-2005 میں کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں اور ہر فصل سے کتنی کتنی آمدن ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کے پاس 1079 ایکڑ اراضی ہے۔

(ب) اس سٹیشن پر سال 05-2004 اور 06-2005 میں جو جو فصلیں کاشت کی گئی ہیں اور ان کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 05-2004		سال 06-2005	
نام فصل	آمدن روپے	نام فصل	آمدن روپے
سدابہار	116,800/-	سدابہار	-----
کماد	132,000/-	کماد	326,900/-
سوانک باجرہ	----	جوار----	----
جوار	----	مونجی	415,000/-
مونجی	257,500/-	مکئی	144,000/-
مکئی	----	برسیم	----
برسیم	26,000/-	رایاکینولہ	144,400/-
رایاکینولہ	82,070/-	گندم	3,509,332/-
گندم	4,360,930/-	جوی	422,800/-
جوی	960,000/-	----	----

بانس	42,000/-	----	----
میزان	5,977,300/-	میزان	4,962,432/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ طلعت یعقوب: میرے سوال کے جز(ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ سال 2004-05 میں5977300/-روپے آمدن ہوئی جبکہ سال 2005-06 میں 4962432/- روپے آمدن ہوئی تو میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 2005-06 میں زیادہ آمدن کی بجائے کم آمدن ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔ آپ اس کو جمع تفریق کرکے دیکھ لیں کہ اس کی آمدن میں کتنا فرق آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں واضح کر دیتا ہوں کہ پہلے یہاں ہر قسم کی نسلوں کو بہتر کرنے کے لئے ریسرچ کی جاتی تھی۔ اب 2004-05 سے یہاں پر Buffalo Research Institute کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہاں پر jersey اور frozen نسل کی گائے قادر آباد میں شفٹ کر دی گئی ہیں۔ اگر دیکھیں تو جواب میں واضح چیز ہے کہ 2004-05 میں چارہ جات میں بھی آمدنی ہوئی۔ سدا بہار چارہ کی آمدن 1,16,800/- روپے ہوئی لیکن 2005-06 میں سدا بہار کو فروخت نہیں کیا گیا جس سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ چارہ جات کو اگلے سال نہیں بیچا گیا اور جانوروں کی ضرورت کے لئے چارہ زیادہ لگایا گیا تو اس لئے اس کی آمدن کم ہوئی۔ اگر آپ دیکھیں تو سال 2004-05 میں گندم میں 43,60,930/- روپے آمدن ہوئی اور یہ پانچ سو ایکڑ پر گندم لگائی گئی تھی جبکہ اگلے سال چارہ جات زیادہ لگانے کی وجہ سے گندم چار سو ایکڑ پر لگائی ہے جس سے 35,09,332/- روپے آمدن آئی۔ اگر اعداد و شمار کو پوری طرح سے دیکھ لیا جائے تو اس سے میرا جواب واضح ہو جاتا ہے کہ چارہ جات زیادہ لگانے کی وجہ سے اگلے سال آمدن کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! اس میں تو بہت واضح فرق ہے۔ میں نے کم آمدن ہونے کی وجوہات بیان فرمائی ہیں اس لئے اس میں تقریباً 10,14,868/- روپے کا فرق آتا ہے۔ میں نے

اس فرق کی وجوہات منسٹر صاحب سے دریافت کی ہیں۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ گندم میں -/43,60,930 روپے آمدن ہوئی ہے جو پانچ سو ایکڑ پر تھی اور اگلے سال 35 لاکھ ہوئی جو 400 ایکڑ پر تھی جس کا فرق صاف ظاہر ہے۔ اسی طرح سدابہار کو ہم نے اگلے سال فروخت ہی نہیں کیا۔ اگر آپ اس کو calculate کریں تو میرا جواب واضح ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد 2002 تا 2004، ہسپتالوں کے لئے زکوٰۃ فنڈ کی فراہمی

*5240: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں صحت کے ادارہ جات کی امداد کے لئے ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس امداد کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے اداروں کی امداد کی گئی؟

(د) کتنے اداروں کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اس مد میں سے مالی امداد کے لئے کن کن documents اور تصدیق کی درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کو صحت کے ادارہ جات کے لئے سال 03-2002میں -/89,51,780روپے موصول ہوئے سال 04-2003میں-/90,48,572روپے موصول ہوئے، جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور الائیڈ ہسپتال کو قومی سطح کے ہسپتال ہونے کی بنیاد پر مرکزی زکوٰۃ کونسل براہ راست فنڈ جاری کرتی ہے۔

(ب) صحت کی مد سے امداد کے لئے ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی جڑانوالہ، سمندری اور تاندلیانوالہ کے تینوں ہسپتالوں کی ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد وضوابط کے مطابق ضلع فیصل آباد کے 11 دیہی صحت مراکز 168 بنیادی مراکز صحت اور تین تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کو امداد دی گئی، وضاحت کی جاتی ہے دیہی مراکز اور بنیادی صحت مراکز کو مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعہ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد وضوابط اور شرح کے مطابق رقم جاری کی جاتی ہے جس میں درخواست کے حصول کی ضرورت نہ ہے۔

(د) کسی ہسپتال کی درخواست مسترد نہیں ہوئی۔

(ہ) صحت کی مد میں موصولہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں کے کیسوں کی منظوری ضلع زکوٰۃ کمیٹی دیتی ہے۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کمیٹی 13 میں دو ممبران سرکاری ہوتے ہیں۔ ضلع زکوٰۃ افسر گریڈ 17 اور ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گریڈ 18 کا ہوتا ہے جبکہ باقی ممبران اعزازی ہوتے ہیں۔

نام چیئرمین / ممبران ضلع زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد

1۔چودھری محمد اشرف	چیئرمین ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی فیصل آباد
2۔میاں عبدالرؤف	غیر سرکاری ممبر تحصیل تاندلیانوالہ
3۔چودھری حبیب اللہ	غیر سرکاری ممبر تحصیل جڑانوالہ
4۔میاں فرمان علی	غیر سرکاری ممبر تحصیل سمندری
5۔چودھری محمد شریف	غیر سرکاری ممبر تحصیل فیصل آباد سٹی
6۔چودھری محمد شفیق (ایڈووکیٹ)	غیر سرکاری ممبر تحصیل فیصل آباد صدر
7۔مسز فرخندہ یاسمین	غیر سرکاری ممبر تحصیل فیصل آباد سٹی
8۔مسز یاسمین منور	غیر سرکاری ممبر تحصیل فیصل آباد سٹی

9۔ارشاد متین ضلع زکوٰۃ آفیسر سرکاری ممبر BPS-17
10۔ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ایضاً BPS-18

(و) صحت کی مد سے مالی امداد کے لئے درخواست دہندہ کو لوکل زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق فارم برائے علاج معالجہ تصدیق کرواکر متعلقہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کے دفتر میں جمع کروانا ہوتا ہے۔اس کے ہمراہ درخواست گزار کو شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف کرنا ضروری ہے۔ مستحق کو کتنی رقم تک علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنی ہے اس کا فیصلہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کرتی ہے جو درج ذیل افراد پر مشتمل ہے۔

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	چیئر مین
سینئر ڈاکٹر	ممبر
چیئر مین ضلع زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ	ممبر
سوشل ویلفیئر آفیسر	ممبر / سیکرٹری

جنوری2006تاحال۔یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں بھرتی کی تفصیل

*8850: سردار شوکت علی ڈوگر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2006 سے آج تک یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) مینجر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن، اسسٹنٹ پروفیسر شماریات اور پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اگر ان اسامیوں پر بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا تو ان کی نقل فراہم کی جائے؟

(د) ان اسامیوں پر اگر کسی کو بھرتی کیا گیا ہے تو ان افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی کوائف، تجربہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں، نیز ان کی تعلیمی اسناد اور تجربہ کی فوٹو کاپیاں فراہم کریں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یکم جنوری 2006 سے اکتوبر 2006 تک یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسوسی ایٹ پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن، اسسٹنٹ پروفیسر شماریات اور پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ یونیورسٹی میں مینجر کی کوئی پوسٹ نہ ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی سے قبل درج ذیل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

1۔ روزنامہ "ڈان" مورخہ 14۔ ستمبر 2005
2۔ روزنامہ "ڈان" مورخہ 23۔ فروری 2006
3۔ روزنامہ "جنگ" مورخہ 24۔ فروری 2006
4۔ روزنامہ "خبریں" مورخہ 17 مارچ 2006

مذکورہ اشتہارات بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ واضح کیا جاتا ہے کہ ایسوسی ایٹ پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن اور پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن کی اسامیاں یکم جنوری 2006 سے قبل ہی مشتہر کی گئی تھیں اور بھرتی بھی یکم جنوری 2006 سے قبل مکمل کر لی گئی تھی۔

(د) مندرجہ بالا اسامیوں میں سے صرف ایک اسامی اسسٹنٹ پروفیسر (شماریات) پر بھرتی کی گئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے جبکہ ایسوسی ایٹ پروفیسر، اینیمل ری پروڈکشن اور پروفیسر اینیمل ری پروڈکشن کی اسامیاں یکم جنوری 2006 کے بعد پر نہیں گئی ہیں کیونکہ یہ اسامیاں جنوری 2006 سے قبل ہی پر کی جا چکی تھیں اور مینجر کی اسامی کا یونیورسٹی ہذا میں وجود ہی نہ ہے:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیم	تجربہ	ڈومسائل	پتا
1۔	مسٹر لیاقت علی	اسسٹنٹ پروفیسر (شماریات)	18	ایم فل (شماریات)	محکمہ ایجوکیشن حکومت پنجاب میں 13 سالہ تجربہ بشمول 5 سالہ تجربہ	پنجاب (لاہور)	گیلان ہاؤس سمی ٹاؤن میاں عزیز پل مغل پورہ لاہور

سکیل نمبر 17 میں

مسٹر لیاقت احمد اسسٹنٹ پروفیسر شماریات کے تمام کوائف، تعلیمی اسناد اور تجربہ کی فوٹو کاپیاں بطور ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع پاکپتن، 05-2004، بحالی سکیم کے لئے زکوٰۃ فنڈز اور امداد کی تفصیل

*6925: سید مجاہد علی شاہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 05-2004 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع پاکپتن کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) بحالی سکیم کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں، کتنے افراد کی اس مد سے امداد کی گئی اور کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ج) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام و عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) مالی سال 05-2004 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع پاکپتن کو -/2,37,05,000 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) مستقل بحالی سکیم میں 1500 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 1056 افراد کی امداد کی گئی ہے اور 444 درخواستیں مسترد ہوئیں۔

(ج) درخواستیں مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو جمع کروائی جاتی ہیں یہ کمیٹی موزوں مستحقین کے فارم ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کرتی ہے۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی بجٹ اور مستحقین کی ترجیحات کے مطابق فہرستیں بنا کر صوبائی زکوٰۃ کونسل سے منظوری حاصل کرتی ہے۔ کونسل کے ممبران کے نام و عہدہ جات درج ذیل ہیں:۔

نام	عہدہ
1۔ سید محمد حامد سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب	چیئرمین / سیکرٹری کونسل
2۔ جناب حافظ زبیر احمد ظہیر	ممبر صوبائی زکوٰۃ کونسل
3۔ جناب ڈاکٹر محمود الحسن عارف	۔ایضاً۔
4۔ جناب پروفیسر محمد نسیم احمد چیمہ	۔ایضاً۔
5۔ جناب میاں عبدالستار ایڈووکیٹ	۔ایضاً۔
6۔ جناب مولانا احمد علی قصوری	۔ایضاً۔
7۔ محترمہ بیگم حامد رانا	خاتون ممبر

8۔ محترمہ زرینہ تبسم رانا ۔ایضاً۔
9۔ سیکرٹری خزانہ حکومت پنجاب سرکاری ممبر
10۔ سیکرٹری سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب ۔ایضاً۔
11۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ حکومت پنجاب ۔ایضاً۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر لاہور۔ سال 2004-05 کا بجٹ اور اخراجات

*8138: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع لاہور کے مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری افسران / ملازمین کے ٹی۔اے / ڈی۔اے اور تنخواہوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کے لئے پٹرول / تیل کی خرید اور کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت پر خرچ ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی لاہور کو مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران 1,45,98,829/- روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا، اس کی سال وار اور مد وار تفصیل تتمہ (الف) برائے ملاحظہ درج ذیل ہے:۔

بجٹ ڈسرکٹ زکوٰۃ کمیٹی لاہور برائے سال 2004-05

نمبر شمار	نام مدات	رقم
1۔	تنخواہیں افسران / لازمین مع الاؤنسز	54,36,944/-
2۔	ٹی اے / ڈی اے	25,200/-
3۔	پوسٹیج / ٹیلی گراف	15,000/-
4۔	ٹیلی فون	70,000/-
5۔	سوئی گیس	2,000/-
6۔	پانی	2,000/-
7۔	بجلی	35,000/-
8۔	ہاٹ اینڈ کولڈ	2,000/-

9۔	رینٹ آفس بلڈنگ	1,56,000/-
10۔	ریٹ اینڈ ٹیکس	3,000/-
11۔	پٹرول	82,000/-
12۔	سٹیشنری	10,41,200/-
13۔	پرنٹنگ	5,000/-
14۔	اخبار	2,000/-
15۔	یونیفارم	1000/-
16۔	دیگر Others	31,600/-
17۔	ٹرانسپورٹ مرمت	50,000/-
18۔	مشینری مرمت	15,000/-
19۔	فرنیچر مرمت	10,000/-
20۔	مجموعہ	69,84,944/-

بجٹ ڈسرکٹ زکوٰۃ کمیٹی لاہور برائے سال 2005-06

نمبر شمار	نام مدات	رقم
1۔	تنخواہیں افسران / ملازمین مع الاؤنسز	54,40,695
2۔	ٹی اے / ڈی اے	27,100
3۔	پوسٹیج / ٹیلی گراف	12,862
4۔	ٹیلی فون	45,000
5۔	سوئی گیس	6,000
6۔	پانی	2,000
7۔	بجلی	32,724
8۔	ہاٹ اینڈ کولڈ	4590
9۔	رینٹ آفس بلڈنگ	1,56,000
10۔	ریٹ اینڈ ٹیکس	10,000
11۔	پٹرول	91,448
12۔	سٹیشنری	10,40,800
13۔	پرنٹنگ	7,000
14۔	اخبار	3235
15۔	یونیفارم	1150
16۔	دیگر۔ Others	36,448/-
17۔	ٹرانسپورٹ مرمت	39,310
18۔	مشینری مرمت	16,648

19۔ فرنیچر مرمت 8724

مجموعہ	76,13,885
دوسرا مجموعہ	69,84,944
کل مجموعہ	145,98,829

(ب) مذکورہ بالا مدت کے دوران سرکاری افسران اور ملازمین کی تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ شدہ رقم درج ذیل ہے:۔

سال	تنخواہ	ٹی اے/ڈی اے	کل میزان
2004-05	5339086/- روپے	23628/-روپے	53,62,714/-روپے
2005-06	51,58,846/-روپے	25,290/-روپے	51,84,136/-روپے

(ج) مذکورہ مدت کے دوران سرکاری گاڑیوں کے لئے تیل/ڈیزل کی خرید اور گاڑیوں کی مرمت پر خرچ شدہ رقم درج ذیل ہے:۔

سال	پٹرول/تیل	مرمت	کل میزان
2004-05	82,000/-روپے	50,000/-روپے	132000/-روپے
2005-06	91,448/-روپے	39310/-روپے	1,30,758/-روپے

جہیز فنڈ کی رقم میں اضافے اور نکاح نامہ پیشگی جمع کروانے کا مسئلہ

*8224: محترمہ عذرا بانو: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہیز فنڈ میں نکاح نامہ پیشگی جمع کروانے کی شرط عائد کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہیز فنڈ میں اس وقت صرف دس ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پیشگی نکاح نامہ کی شرط ختم کرنے اور جہیز فنڈ کی رقم کو مزید بڑھانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین نکاح نامہ وصول کرنے کے بعد جہیز فنڈ کی رقم کا چیک جاری کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جہیز فنڈ میں 10 ہزار روپے کی رقم دی جاتی ہے۔

(ج) تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط مرکزی زکوٰۃ کونسل تشکیل دیتی ہے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ ان قواعد و ضوابط پر عملدرآمد کروانے کی پابند ہے۔

حکومت پنجاب نے قبل ازیں بھی نکاح نامہ کی پیشگی شرط ختم کرنے اور رقم بڑھانے کی سفارش کی تھی جسے مرکزی زکوٰۃ کونسل نے منظور نہ کیا تاہم حکومت دوبارہ مرکزی زکوٰۃ کونسل سے اس بارے میں سفارش کرے گی۔

ضلع سیالکوٹ۔ ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں اور سٹاف سے متعلقہ تفصیل

*8949: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے اور کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ کے ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، پتاجات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں واقع 23 ویٹرنری ہسپتالوں اور 2 ویٹرنری ڈسپنسریوں کے محل وقوع کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(I) ویٹرنری ہسپتال:

سیالکوٹ، رندھیر، کلووال، پھوکلیان، گوندل، کوٹلی لوہاراں، راجہ ہرپال، وریو، ڈسکہ، بڈھا گورائیہ، لوڑھیک، سمبڑیال، کوٹ دینہ، پسترہ، وڈالہ سندھواں، پسرور، بن باجوہ، جودھالہ، قلعہ کالروالہ، خانپور سیداں چونڈہ، ڈھونیکی، گنگال

(II) ویٹرنری ڈسپنسری:

ڈھوڈا، پرتانوالی

(ب) ضلع سیالکوٹ کے ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، پتاجات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور سال 06-2005۔زکوٰۃ فنڈز اور بحالی سکیم کے تحت ادائیگی کی تفصیل

*8550: محترمہ پروین مسعود بھٹی۔کیاوزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور کو مالی سال 07-2005 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی؟

(ب) اس عرصہ کے دوران بہاولپور کے جن لوگوں کو بحالی سکیم کے تحت زکوٰۃ کی مد سے ادائیگی کی گئی ان کے نام، پتاجات مع رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ج) زکوٰۃ وعشر فنڈ سے مستحقین کے زکوٰۃ فنڈ لینے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) چیئرمین زکوٰۃ وعشر، D.Z.O اور عملے کے دفتری اوقات کار کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر:

(الف) ضلع بہاولپور کو مالی سال 06-2005 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں -/897,77,292 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹی بہاولپور سمیت کسی بھی ضلع کو بحالی سکیم کے تحت فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔ فاضل ایوان کو آگاہ کرنا مناسب ہے کہ صوبہ کو مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ کی جانب سے زکوٰۃ فنڈ مختلف مدات کے تحت موصول ہوتا ہے۔ مستقل بحالی سکیم زکوٰۃ کی مد میں مالی سال 06-2005 کے دوران مرکز کی جانب ہی سے کوئی فنڈ جاری نہ کیا گیا تھا۔ تاہم -/5000 روپے (چھوٹی بحالی) سے معمولی نوعیت کے کاروبار کرنے کے لئے جن مستحقین نے استفادہ کیا ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زکوٰۃ وعشر فنڈ سے مستحقین کے زکوٰۃ لینے کے طریق کار کی مدوار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع زکوٰۃ افسر اور دیگر عملہ کے اوقات کار صبح 8:00 بجے سے سہ پہر 3:00 بجے تک ہیں جبکہ چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے لئے دفتری اوقات کی قید نہیں رکھی گئی تاہم عمومی طور پر چیئرمین صاحبان بھی چند گھنٹے روزانہ دفتری امور سرانجام دیتے ہیں۔

لائیو سٹاک فارم سرائے مہاجر بھکر سے متعلقہ تفصیلات

*8987: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک فارم سرائے مہاجر ضلع بھکر میں کیا کیا فصل کاشت کی جاتی ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) گزشتہ سال فارم سے کتنا دودھ حاصل کیا گیا اور کہاں فروخت کیا گیا ریٹ کیا تھا، تفصیل بیان کریں؟

(ج) اس سال محکمہ لائیوسٹاک ضلع بھکر میں کیا کیا کام ہو رہا ہے، کیا کیا سہولیات مہیا کی جارہی ہیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) فائن وول سیپ فارم 205 ٹی ڈی اے سرائے مہاجر ضلع بھکر میں درج ذیل فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔

خریف 2005-06 گوارہ، جنتر، باجرہ اور کوریا گراس

خریف 2006-07 گوارہ، مونگی، باجرہ، کوریا اور جوار

ربیع 2005-06 گندم، چنے اور چارہ لوسن وغیرہ

ربیع 2006-07 گندم، چنے اور چارہ لوسن و سرسوں وغیرہ

(ب) گزشتہ سال 2005-06 میں فارم سے کل 46484 کلوگرام دودھ حاصل ہوا جس میں سے 27,577 کلوگرام دودھ مقامی مارکیٹ میں -/11 روپے فی کلوگرام اور سٹاف فارم ہذا میں 6,593 کلوگرام بحساب -/5 روپے فی کلوگرام فروخت کیا گیا جبکہ 12,314 کلو گرام دودھ بچھڑوں کو پلایا گیا۔

(ج) فارم ہذا کے عملہ نے سال 2005-06 میں کل 75600 جانوروں کو مختلف متعدی بیماریوں سے بچانے کے لئے ٹیکے لگائے اور اس سال نومبر تک 19,975 جانوروں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ ضلع بھکر میں جانوروں میں متعدی امراض کے خلاف ویکسی نیشن کی جارہی ہیں۔ بیمار جانوروں کا علاج معالجہ کیا جارہا ہے۔ عوام کو جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے بہتر سہولیات دی جارہی ہیں۔ ضلعی حکومت کے تحت مبلغ دس لاکھ

روپے سے ادویات کی خرید کا ٹینڈر دیا جا چکا ہے جبکہ ڈیرا-II کے تحت مبلغ 25 لاکھ روپے سے ادویات /کرم کش ادویات خرید کی جا رہی ہیں۔ ضلعی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے مبلغ-/5430000 روپے مختص کئے ہیں تاکہ ویٹرنری ڈسپنسریز کا قیام عمل میں لایا جائے، فارم ہذا سے اب تک برائے نسل کشی 6 نر بیل درج ذیل پرائیویٹ بریڈروں کو فروخت کئے گئے ہیں:

1۔ حاجی ولی محمد سکنہ چک نمبر 54/TDA ڈسٹرکٹ بھکر مورخہ 05-09-13 کو ایک عدد بیل فروخت کیا گیا۔

2۔ ظفر اقبال سکنہ 205/TDA سرائے مہاجر بھکر کو مورخہ 05-12-27 کو ایک عدد بیل فروخت کیا گیا۔

3۔ الطاف حسین سکنہ چک نمبر 57/ML ضلع بھکر کو مورخہ 07-02-13 کو تین عدد بیل فروخت کئے گئے۔

4۔ محمد رفیق سکنہ چک نمبر 205/RDA ضلع بھکر کو مورخہ 05-10-27 کو ایک عدد بیل فروخت کیا گیا۔

5۔ مزید یہ کہ 182 نر چھترے بھی فارم ہذا سے مقامی حسب ضابطہ لوگوں کو فروخت کئے گئے ہیں۔

سیالکوٹ۔ محکمہ زکوٰۃ کے سٹاف اور دینی مدارس کی مالی امداد کی تفصیل

*9070: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 05-2004 میں دینی مدارس کی امداد کی مد میں ضلع سیالکوٹ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مالی امداد کے لئے دینی مدارس سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے مدارس کی امداد کی گئی نام اور جگہ بتائیں؟

(د) اس وقت ضلع سیالکوٹ میں محکمہ زکوٰۃ کے جو افسران اور اہلکاران کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی سیالکوٹ کو مالی سال 05-2004 کے دوران دینی مدارس کی امداد کے

لئے 6051670 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) آٹھ دینی مدارس کی جانب سے درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) آٹھ مدارس ہی کی امداد کی گئی ان کے نام اور جگہ درج ذیل ہیں۔

1۔ جامع صدیقیہ رنگ پورہ سیالکوٹ

2۔ دارالعلوم نقش بندیہ مجددیہ کالج روڈ سیالکوٹ۔

3۔ دارالعلوم مجددیہ تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور۔

4۔ ادارہ نورالھدا جامعہ تعلیم القرآن دولم کاہلواں تحصیل پسرور۔

5۔ مدرسہ جامعہ نعیمیہ رضویہ ریلوے روڈ پسرور۔

6۔ دارالعلوم جامعہ عتیقہ کلاس والا تحصیل پسرور۔

7۔ دارالعلوم جامعہ محمدیہ نقشبندیہ بیت پور پسرور۔

8۔ مدرسہ جامعہ غوثیہ رضویہ سوکن ونڈ تحصیل پسرور۔

(د) محکمہ زکوٰۃ سیالکوٹ کے افسران اور اہلکاروں کے نام، عہدہ جات اور جگہ تعیناتی کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

صوبہ میں حیوانات پر تشدد کی روک تھام کے حکومتی اقدامات

*9213: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں حیوانات پر بے رحمی سے تشدد کیا جاتا ہے، اگر یہ درست ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) جنوری 2005 تا جنوری 2006 محکمہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان میں سے کتنے چالان جرمانہ کے بعد ختم ہو چکے ہیں اور کتنے عدالتوں میں زیر التواء ہیں؟

(د) ضلع سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا دفتر کہاں ہے اس میں عملہ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ بات درست ہے کہ حیوانات پر ہر قسم کا تشدد کیا جاتا ہے حکومت پنجاب اپنے ذیلی

ادارے سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کے ذریعے سے جانوروں پر ہونے والے ہر قسم کے ظلم کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے اور ساتھ ساتھ عوام میں شعور بھی اجاگر کر رہی ہے۔

(ب) جنوری 2005 سے جنوری 2006 تک سوسائٹی نے 32,051 چالان کئے جن میں سے 18,980 چالان پیش ہو چکے ہیں جبکہ 13,071 چالان زیر التواء ہیں۔

(ج) سوسائٹی نے 32,051 چالان کئے جن میں سے 18,980 چالان پیش ہو چکے ہیں جبکہ 13,071 چالان زیر التواء ہیں۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا دفتر سول ویٹرنری ہسپتال مرے کالج روڈ میں ہے جہاں پر ایک جونیئر انسپکٹر اور دو گارڈز موجود ہیں۔

ضلع بہاولپور۔ جولائی تا دسمبر 2006 محکمہ لائیو سٹاک میں بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*9220: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ضلع میں یکم جولائی 2006 تا 31۔دسمبر 2006 مختلف شعبوں میں کس کس پوسٹ پر کتنی کتنی بھرتیاں ہوئیں؟

(ب) کتنے امیدوار ضلع بہاولپور سے اور کتنے دیگر اضلاع سے بھرتی کئے گئے ہر بھرتی کئے جانے والے کے نام اور ضلع کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ڈسٹرکٹ آفس لائیو سٹاک ضلع بہاولپور میں یکم جولائی 2006 تا 31۔دسمبر 2006 مندرجہ ذیل پوسٹوں پر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے:۔

نام اسامی	تعداد اسامیاں	تعداد بھرتی	ریمارکس
ویٹرنری اسسٹنٹ BS-06	13	13	بھرتی شدہ اہلکاروں کے نام اور ولدیت مع ڈومیسائل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
اے آئی ٹیکنیشن BS-06	23	17	بھرتی شدہ اہلکاروں کے نام اور ولدیت مع ڈومیسائل ضمیمہ (الف) پر موجود ہیں۔

			بھرتی شدہ میں سے تین نے حاضری نہیں دی۔
ڈرائیور BS-04	01	01	بھرتی شدہ اہلکار کا نام اور ولدیت مع ڈومیسائل ضمیمہ (الف) پر موجود ہے۔
کیٹل اٹنڈنٹ BS-01	19	19	بھرتی شدہ اہلکاروں کے نام اور ولدیت مع ڈومیسائل ضمیمہ (الف) پر موجود ہیں۔
چوکیدار / سینٹری ورکر BS-01	20	20	بھرتی شدہ اہلکاروں کے نام اور ولدیت مع ڈومیسائل ضمیمہ (الف) پر موجود ہیں۔

(ب) 76 اسامیوں کے برخلاف 70 اہلکار بھرتی کئے گئے جن میں سے 3 اے آئی ٹیکنیشن نے حاضری رپورٹ نہ دی ہے اس طرح سے 67 اہلکار بھرتی ہوئے ہیں جن میں سے 57 کا ڈومیسائل ضلع بہاولپور کا ہے جبکہ دس کا تعلق دیگر اضلاع لودھراں، وہاڑی، خانیوال اور مظفر گڑھ سے ہے، تفصیل کے لئے ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ۔ محکمہ کو فراہم کردہ فنڈز، سہولیات اور ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل

***9229: چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا کے تحت کیا کیا کام ہو رہا ہے، کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) سکیل وار عملہ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 06-2005 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان سالوں کے دوران مکمل کردہ ترقیاتی منصوبوں کے نام اور لاگت کی تفصیل بتائیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) محکمہ ہذا کے تحت مندرجہ ذیل کام ہو رہے ہیں:۔

1) بیمار اور زخمی جانوروں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنا

2) مصنوعی نسل کشی کے ذریعے بریڈنگ کی سہولت فراہم کرنا

3) لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے فارمرز کو مشورے دینا اور نئی ٹیکنالوجی متعارف کروانا

4) جانوروں کی نمائش اور مقابلے کروانا تاکہ لوگوں میں لائیو سٹاک کا شوق پیدا ہو

5) جانوروں کو متعدی بیماریوں سے محفوظ کرنا

6) مذبح خانہ میں گوشت کا معائنہ کرنا

7) فارمرز کو ضروری تربیت فراہم کرنا

(ب) سکیل وار موجود عملہ کی تفصیل اور خالی اسامیوں کے لئے ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) 06-2005 میں کل -/4,43,43,000 روپے فراہم کئے گئے جس میں تنخواہ عملہ کے لئے -/3,39,85,000 روپے اور دیگر اخراجات کے لئے -/1,03,58,000 روپے مختص تھے۔

(د) گوجرانوالہ ضلع میں سپورٹ سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز پراجیکٹ کے تحت 54 ویٹرنری ڈسپنسریز کی تعمیر 47.480 ملین روپے کی لاگت سے ہونا ہے۔ جن میں سے 29 ڈسپنسریز اس وقت 21.644 ملین روپے کی لاگت سے محکمہ بلڈنگز کی زیر نگرانی تعمیر کی جا رہی ہیں جبکہ باقی ماندہ 25 ڈسپنسریز کے لئے جگہ وغیرہ کی نشاندہی محکمہ لائیو سٹاک نے کر دی ہے اور فنڈز کے ریلیز ہوتے ہی محکمہ بلڈنگز تعمیراتی کام شروع کرائے گا۔ واضح رہے کہ یہ سکیم آئندہ مالی سال 08-2007 میں بھی جاری رہے گی۔ 54 ڈسپنسریز کی تفصیل کے لئے ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کینٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9272: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کینٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر گریڈ 17 کے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تجربہ بتائیں؟

(ج) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کس قسم کی ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(ہ) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی سال 05-2004 اور 06-2005 کی کارکردگی بتائیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کینٹ 22۔ایکڑ (176 کنال) پر مشتمل ہے۔

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کینٹ کے گریڈ 17 پر تعینات ملازمین کی لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جانوروں/پولٹری کی مختلف امراض کی تشخیص اور ان کے تدارک کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات بنائے جاتے ہیں مزید برآں پولٹری/لائیوسٹاک میں نئی نئی پھیلنے والی امراض پر تحقیق کی جاتی ہے جو پروڈکٹ یہ ادارہ بناتا ہے، اس کی بہتری کے لئے مزید تحقیق کی جاتی ہے ادارہ ہذا کی لیبارٹری میں بنائی گئی ویکسین اور تحقیق کے نتیجے میں آج ہمارا ملک لائیو سٹاک کی موذی مرض (Rinderpest) (ماتا) سے فری ہونے والے ممالک میں شامل ہو گیا ہے۔ ایچ۔ایس (گل گھوٹو) کی ویکسین پر بھی تحقیقی کام جاری ہے تاکہ لائیو ویکسین بنائی جائے اور فارمز کو اس موذی بیماری سے چھٹکارا دلایا جاتا ہے۔

برڈ فلو جو کہ پولٹری انڈسٹری کو بہت نقصان پہنچانے والی بیماری ہے نہ صرف اس کی ویکسین بنائی گئی بلکہ آئل بیس ویکسین بنانے پر بھی تحقیق جاری ہے۔

PPR جو بھیڑ، بکریوں کی ایک نئی بیماری ہے اس پر تحقیق کے نتیجے میں حفاظتی ٹیکہ جات بنالئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں لائیو سٹاک انڈسٹری کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ اس سارے کام کی انجام دہی کے لئے ادارہ ہذا میں ایک جدید لائبریری اور سائنسی مقالہ جات (جرنلز) موجود ہیں اس کے علاوہ تمام جدید سہولیات مثلاً انٹرنیٹ وغیرہ سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔

(د) پولٹری اور لائیوسٹاک کی نئی پیدا ہونے والی امراض کی تشخیص اور تجربات کے لئے ادارہ ہذا میں تجرباتی مقاصد کے لئے گنی پگ، خرگوش، سفید چوہے، بھیڑ، گدھے، سانڈ رکھے گئے ہیں۔ حصول خون وسیرم کے لئے بیل رکھے گئے ہیں۔ رانی کھیت کی ویکسین بنانے کے لئے اور مختلف وائرس آئی سولیٹ کی بڑھوتری کرنے کے لئے مرغیاں استعمال ہوتی

ہیں۔ علاوہ ازیں گنی پگ، سفید چوہے اور خرگوش پنجاب کی تمام یونیورسٹیوں میں تجربات کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ہ) ریسرچ پراجیکٹس برائے سال 05-2004 اور 06-2005 کی لسٹ منسلک ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 05-2004 میں سات قسم کی بیکٹیریل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 28506480 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کئے گئے اور اسی طرح چھ قسم کی وائرل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 80766500 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کئے گئے۔ چھ قسم کے تشخیصی انٹی جن تیار ہوئے اور 84000 خوراکیں (ٹیکہ جات) فیلڈ میں استعمال کے لئے دیئے گئے۔ تشخیص امراض کے سلسلہ میں 2844 نمونہ جات برائے تشخیص امراض ادارہ ہذا میں Process کئے گئے۔ جانوروں میں تشخیص امراض کے لئے 75 دورے کئے گئے اور یہ دورے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے گئے، فارمرز ٹریننگ کے لئے 95 لوگوں کو تربیت دی گئی۔ ہاؤس جاب کے لئے 30 لوگوں کو اور In-Service ٹریننگ کے لئے 37 لوگوں کو تربیت دی گئی۔

سال 06-2005 میں سات قسم کی بیکٹیریل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 40289880 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کی گئیں اور اسی طرح چھ قسم کی وائرل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 80173300 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کی گئیں۔ چھ قسم کے تشخیصی انٹی جن تیار ہوئے اور 26450 خوراکیں (ٹیکہ جات) استعمال کے لئے دی گئیں۔ تشخیص امراض کے سلسلہ میں 2091 نمونہ جات برائے تشخیص امراض ادارہ ہذا میں Process کئے گئے اور جانوروں میں تشخیص امراض کے لئے 63 دورے کئے گئے اور یہ دورے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے گئے، فارمرز ٹریننگ کے لئے 69 لوگوں کو تربیت دی گئی، ہاؤس جاب کے لئے لوگوں کو اور In-Service ٹریننگ کے لئے 37 لوگوں کو تربیت دی گئی۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور
عرصہ 06-2005 کی گرانٹس اور استعمال

*9273: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کو سال 06-2005 اور 07-2006 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم گریڈ 17 کے افسران کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ریسرچ کے مقاصد پر خرچ ہوئی، نیز ان سالوں کے دوران اس سٹیشن کی ریسرچ کی Out Put بیان کریں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) سال 06-2005 میں -/6,27,86,000 روپے اور 07-2006 میں -/7,59,61,000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

(ب) سال 06-2005 کے دوران گریڈ 17 کے افسروں کی تنخواہ کی مد میں -/50,51,064 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں -/3,24,440 روپے خرچ کئے گئے جبکہ مالی سال 07-2006 میں 31۔جنوری تک تنخواہوں پر -/40,05,123 روپے اور ٹی اے / ڈی اے پر -/5,000 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) سال 06-2005 میں ادارہ ہذا کو آپریشنل بجٹ میں -/18468000 روپے دیئے گئے، جس میں سے 70 فیصد بیالوجیکل پروڈکشن، 15 فیصد بیماریوں کی تشخیص اور 15 فیصد ریسرچ سٹڈی پر خرچ ہوئے۔ سات قسم کی بیکٹیریل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 40289880 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کئے گئے اور اسی طرح چھ قسم کی وائرل ویکسین تیار ہوئیں اور فیلڈ میں استعمال کے لئے 80173300 خوراکیں (ٹیکہ جات) مہیا کئے گئے۔چھ قسم کے تشخیصی اینٹی جن تیار ہوئے اور 26450 خوراکیں (ٹیکہ جات) استعمال کے لئے دی گئیں۔ تشخیص امراض کے سلسلہ میں 2091 نمونہ جات برائے تشخیص امراض ادارہ ہذا میں Process کئے گئے اور جانوروں میں تشخیص امراض کے لئے 63 دورے کئے گئے اور یہ دورے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر

رکھتے ہوئے کئے گئے، فارمرز ٹریننگ کے لئے 69 لوگوں کو تربیت دی گئی۔ ہاؤس جاب کے لئے 30 لوگوں کو اور In-service ٹریننگ کے لئے 37 لوگوں کو تربیت دی گئی۔

سال 07-2006 میں آپریشنل بجٹ کی مد میں مبلغ -/24912000 روپے دیئے گئے جس میں سے 70 فیصد جیالوجیکل پروڈکشن، 15 فیصد بیماریوں کی تشخیص اور 15 فیصد ریسرچ سٹڈی پر خرچ کئے جائیں گے۔ 31۔جنوری تک 62924220 حفاظتی ٹیکہ جات تیار کر لئے گئے ہیں۔

(د)

سال	گاڑیوں کی مرمت پر خرچ رقم	پٹرول پر خرچ رقم
2005-06	-/579731 روپے	-/1390596 روپے

سال 07-2006 میں 28۔فروری تک گاڑیوں کی مرمت پر -/50000 روپے اور پٹرول پر -/1074000 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی۔ تعینات ملازمین، ریسرچ اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*9359: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی میں تعینات ملازمین کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، پتاجات، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ریسرچ سے وابستہ ملازمین کی تفصیل نیز وہ کس کس شعبہ میں ریسرچ کی ڈگری رکھتے ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کے نمبر اور ماڈل بتائیں نیز ان کے سال 06-2005 اور 07-2006 کے مرمت اور تیل کے اخراجات بتائیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی میں تعینات ملازمین کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، پتاجات، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ریسرچ سے وابستہ ملازمین اور جس شعبہ میں ریسرچ ڈگری رکھتے ہیں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بفیلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی میں تعینات ملازمین میں سے کسی کے خلاف کوئی بھی محکمانہ اور قانونی کارروائی نہیں چل رہی ہے۔

(د) اس ادارہ کے زیر استعمال گاڑیوں کی مکمل تفصیل اور سال 06-2005 اور 07-2006 کے مرمت اور تیل کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کلور کوٹ ضلع بھکر۔ سیمن پروڈکشن یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9409: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیمن پروڈکشن یونٹ کلور کوٹ، ضلع بھکر کب قائم کیا گیا تھا اس یونٹ کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس وقت اس یونٹ میں کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(ج) اس یونٹ کے سال 05-2004 اور 06-2005 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(د) اس یونٹ کے لئے کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) سیمن پروڈکشن یونٹ کلور کوٹ ضلع بھکر 94-1993 میں قائم ہوا۔ اس یونٹ پر بیماری سے پاک اعلیٰ نسل کے سانڈ پالنا اور ان سے مادہ تولید حاصل کرنا ہے۔ اس کے علاوہ نسل کشی کے ذریعے ملک میں گوشت اور دودھ کی پیداوار بڑھانا شامل ہے۔

(ب) سیمن پروڈکشن یونٹ کلور کوٹ ضلع بھکر میں 26 عدد ساہیوال اور 64 عدد نیلی راوی نسل کے سانڈ ہیں۔

(ج) 05-2004 میں آمدن -/47,19,500 روپے جبکہ سال 06-2005 میں -/69,28,200 روپے تھی، خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 05-2004　　　سال 06-2005

تنخواہ آفیسر	190160/- روپے	267280/- روپے
تنخواہ سٹاف	1647540/- روپے	1918050/- روپے
الاؤنس	1105100/- روپے	1402670/- روپے
اشیاء سٹور کی خرید	3224500/- روپے	2820031/- روپے
گاڑی / مشینری مرمت	493800/- روپے	344424/- روپے
خرچہ ڈیزل	749900/- روپے	914545/- روپے
کل میزان	74,11,000/- روپے	76,67,000/- روپے

(د) اس یونٹ کا کل رقبہ 360 ایکڑ ہے جو کہ چک نمبر 42/ML کے 210 ایکڑ اور چک نمبر 44/ML کے 150 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

جہلم / راولپنڈی۔ ویٹرنری ہسپتالوں اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*9410: شیخ تنویر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم اور راولپنڈی میں محکمہ امور پرورش حیوانات کی کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں؟

(ب) سال 06-2005 اور 07-2006 کے ان کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں جانوروں کے امراض کی کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(د) سانپ اور کتے کے کاٹے کی ویکسین کن کن ہسپتالوں میں دستیاب ہیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) راولپنڈی میں 13 ہسپتال، 25 ڈسپنسریاں، 4 اے آئی سنٹر اور 12 اے آئی سب سنٹر ہیں، جبکہ جہلم میں 410 ہسپتال، 12 ڈسپنسریاں اور 34 ویٹرنری سنٹرز ہیں۔

(ب) سال 06-2005 میں راولپنڈی میں 30 لاکھ روپے کا خرچہ کیا گیا جبکہ سال 07-2006 میں بھی 30 لاکھ 629 روپے مختص ہیں اور ادویات کی خریداری ہو چکی ہے، سال 06-2005 میں جہلم میں 10 لاکھ روپے کا خرچہ کیا گیا جبکہ سال 07-2006 میں 10 لاکھ روپے مختص ہیں اور ادویات کی خریداری آخری مراحل میں ہے۔

(ج) راولپنڈی کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں میں دستیاب ادویات کے لئے ضمیمہ (الف)

برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور جہلم کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں میں دستیاب ادویات کے لئے ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) سانپ اور کتے کاٹے کی ویکسین ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں دستیاب نہیں تاہم جانوروں میں کتے کاٹے کی ویکسین ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ میں دستیاب ہے اور حسب ضرورت حاصل کی جاسکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

THE UNIVERSITY OF ANIMAL SCIENCES, LAHORE THE NUMBER OF STUDENTS, TEAHCERS & RECRUITMENTS etc

603:MADAM SHAHEEN ATTIQ-UR-RAHMAN: Will the Minister for Livestock and Dairy Development be pleased to state that:-

(a) Is it a fact that in the University of Animal Sciences, Lahore the total number of students are about 430 and the Teaching staff is over230?

(b) If it is true that average i.e.1:2, as compare to same Institutions are high.

(c) Who were the members of the recruitment Committee?

(d) The recruitment are made through the P.P.I.C or otherwise?

(e) Has any person fine-tuned that nepotism & close relative were held at bay.

(f) How many of those recruited are on probation & those who have been quickly regularized?

(g) Has the Administration Deptt. Checked if the education qualification & experience of above are correct?

(h) The number of these recruited how many have fane

abroad.

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) دوران تعلیمی سال2006-07 یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز، لاہور میں طلباء کی کل تعداد1864 اور کل منظور شدہ تدریسی عملہ کی تعداد120 جبکہ موجودہ تدریسی عملہ کی تعداد109 ہے۔

(ب) موجودہ طلباء اور تدریسی عملہ کا یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور میں تناسب1:17 ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور مجریہ قانون2002 کے پہلے Statutes کے پیراگراف (1)6 کے تحت سلیکشن بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگا:۔

1۔وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد	چیئرمین
2۔جناب محمد اکرم، رکن پنجاب پبلک سروس کمیشن	ممبر
3۔ڈین متعلقہ تدریسی شعبہ یا ڈویژن کا ڈائریکٹر یا کالج کا پرنسپل جیسی بھی صورت ہو	ممبر
4۔متعلقہ تدریسی شعبے کا چیئرمین ہو	ممبر
5۔ڈاکٹر حلیم الحسنین (سنڈیکیٹ کا نمائندہ) سابقہ رکن اینیمل سائنسز، پی اے آر سی اور ایف۔اے۔او/یو این ڈی پی چیف ٹیکنیکل مشیر	ممبر
6۔پروفیسر ڈاکٹر مرزا اظہر بیگ (سنڈیکیٹ کا نامزد) ممتاز رکن (پروفیسر و ڈین ریٹائرڈ یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد)	ممبر
7۔چودھری سخاوت علی (سنڈیکیٹ کا نامزد) ممتاز رکن (سیکرٹری ریگولیشنز) ریٹائرڈ حکومت پنجاب و سابق ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن	ممبر

(د) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور کے آرڈیننس مجریہ2002 کے پیراگراف نمبر(1)6 کے تحت تشکیل شدہ سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر تمام تعیناتیاں یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور کے آرڈیننس مجریہ2002 کی شق نمبر(s)(2)23 کے تحت بذریعہ سنڈیکیٹ عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) سلیکشن بورڈ کی طرف سے مسترد شدہ کئی امیدواران نے ہائر ایجوکیشن کمیشن، قومی احتساب بیورو، چانسلر، وزیراعلیٰ پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ لاہور کو کئی مواقع پر رجوع

کیاتاہم تفتیش کے بعد کوئی بھی ایسا کیس منظر عام پر نہیں آیا، جس سے ظاہر ہو کہ تعیناتی اقرباء پروری اور قریبی رشتہ داری کی بناء پر عمل میں لائی گئی ہے، چونکہ تمام تعیناتیاں وضع کردہ طریق کار کے مطابق خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔

(و) اب تک 127 اساتذ کرام کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ تمام اساتذہ کی تقرری وضع کردہ طریق کار کے مطابق مجاز اتھارٹی یعنی سنڈیکیٹ کے ذریعہ عمل میں لائی گئی ہے، جیساکہ تمام اسامیوں کو قومی اخبارات میں مشتہر کرنے کے بعد یونیورسٹی سلیکشن بورڈ نے ان کا انٹرویو کیا۔ کل 127 اساتذہ کرام 56 میں سے 110 کو ریگولر بنیادوں پر تعینات کیا گیا ہے اور 2 سالہ پروبیشن پر رکھا گیا ہے جبکہ بقیہ 17 افراد کو عارضی طور پر (جن کی مستقل تعیناتی کے امکانات ہیں) تعینات کیا گیا ہے اور انہیں ایک سال کے پروبیشن پر رکھا گیا ہے ان میں سے کوئی بھی وضع کردہ قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوری طور پر ریگولر نہیں کیا گیا ہے۔

(ز) تمام کاغذات یونیورسٹی سلیکشن بورڈ کی طرف سے چیک و تجزیہ کئے جاتے ہیں اور اساتذہ کرام کی تقرری کو سنڈیکیٹ منظور کرتی ہے، سنڈیکیٹ کی تشکیل (06-08-31 تک) اس طرح ہے۔

1۔ وائس چانسلر چیئرمین
2۔ سیکرٹری حکومت پنجاب، لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ یا اس کا نمائندہ جس کا عہدہ ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہ ہو۔
3۔ سیکرٹری، حکومت پنجاب، فنانس ڈیپارٹمنٹ یا اس کا نمائندہ جس کا عہدہ ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہ ہو۔
4۔ سیکرٹری، حکومت پنجاب، محکمہ زراعت یا اس کا نمائندہ جس کا عہدہ ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہ ہو۔
5۔ سیکرٹری، حکومت پنجاب، محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری یا اس کا نمائندہ جس کا عہدہ ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہ ہو۔
6۔ ہائرایجوکیشن کمیشن کا ایک نمائندہ

(ح) 127 تقرر شدہ اساتذہ میں سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پروگرام اوورسیز سکالرشپ کی بنیاد پر اور 12 اساتذہ اوپن میرٹ پر مختلف ممالک میں پی ایچ ڈی کے لئے بیرون ملک جا چکے ہیں۔

مختلف محکموں میں ایک ہی پوسٹ کے لئے دوھرے معیار کا جواز

639: **محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیکرٹری تعلیم نے مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی اسامیوں کے لئے 21۔اگست 2006 کے اخبارات میں اشتہار دیا ہے، جس میں عمر کی بالائی حد 65 سال مقرر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک نے لائیو سٹاک یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی اسامی کے لئے 6۔اگست 2006 کے ایک روزنامہ میں اشتہار دیا ہے، جس میں عمر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے؟

(ج) اگر جز بالا (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس دوھرے معیار کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ سیکرٹری تعلیم کے متعلقہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک نے یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور کے وائس چانسلر کی اسامی کی تقرری کے لئے از خود 6۔اگست 2006 کے ایک روزنامہ میں اشتہار دیا ہے، جس میں عمر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے، بلکہ درست یہ ہے کہ گورنر پنجاب / چانسلر نے موزوں فرد بطور وائس چانسلر، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے انتخاب کے لئے مسٹر غیاث الدین سابق سیکرٹری لائیو سٹاک اور ڈائریکٹر جنرل سول سروسز اکیڈمی لاہور کی سربراہی میں درج ذیل Search Committee تشکیل فرمائی تھی جس نے باہمی صلاح و مشورہ اور دیگر یونیورسٹیوں کے اشتہارات کا مطالعہ کرنے کے بعد 6۔اگست 2006 کو روزنامہ "جنگ" لاہور اور "ڈان" لاہور میں اشتہار دیا تھا جس میں عمر کی کم از کم حد 50 سال مقرر کی گئی تھی۔

نمبر شمار	نام اور عہدہ	پوزیشن
1۔	مسٹر غیاث الدین، سابق سیکرٹری لائیو سٹاک اور ڈائریکٹر جنرل	کنوینر

سول سروسز اکیڈمی لاہور

2۔ ڈاکٹر خالد آفتاب، وائس چانسلر، GCU، لاہور — ممبر

3۔ ڈاکٹر محمد افضل، سابقہ اینیمل ہزبینڈری کمشنر گورنمنٹ آف پاکستان ڈائریکٹر جنرل — ممبر

4۔ سیکرٹری، گورنمنٹ آف پنجاب، لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور — ممبر / سیکرٹری

(ج) چانسلر / گورنر کسی بھی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کو چار سال کے لئے مقرر کرتا ہے، جبکہ کسی بھی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی تقرری کے لئے عمر کی بالا حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔

افزائش حیوانات فارم اوکاڑہ۔ بھرتی کے منتظر افراد کے تعیناتی آرڈرز کا اجراء

645: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ افزائش حیوانات فارم بہادر نگر اوکاڑہ میں مختلف اسامیوں کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے ٹیسٹ / انٹرویو لیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک کامیاب ہونے والے امیدواروں کو تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے ہیں، کب تک آرڈر جاری کئے جائیں گے ؟

وزیر آبپاشی، امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ افزائش حیوانات فارم بہادر نگر میں مختلف اسامیوں کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے ٹیسٹ / انٹرویو لیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک کامیاب ہونے والے امیدواروں کو تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے جو کہ مستقبل قریب میں قواعد و ضوابط کی کارروائی مکمل ہونے پر جاری کئے جائیں گے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! بہاولپور میں پانی کے حوالے سے ایک چھوٹا سا معاملہ ہے جو میں منسٹر آبپاشی کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ معاملہ یہ ہے کہ پچھلے پچاس سال سے اپر پنجاب کی جتنی بھی نہریں ہیں وہ ساری کی ساری پورا سال چل رہی ہیں اور دوسری طرف اگر جنوبی پنجاب خصوصاً بہاولپور میں دیکھا جائے تو وہاں کی نہروں کو ششماہی بنیادوں پر چلایا جارہا ہے، ایک تو سب سے بڑی زیادتی یہ ہے۔ بہاولپور بیلٹ گندم اور کپاس کے لحاظ سے بہت اہم ہے اور پورے پنجاب کو بمپر کراپ فراہم کرتا ہے۔ اب ایک تو زیادتی یہ تھی کہ اپر پنجاب کی نہریں پورا سال چل رہی ہیں اور ہمارے جنوبی پنجاب میں ششماہی چل رہی ہیں۔ اب مزید بہاولپور کے اندر انہوں نے سب سے بڑا ظلم یہ کیا ہے کہ وہاں پر چلنے والے موگہ جات کا 56 فیصد پانی مزید گھٹا دیا گیا ہے اور سیکرٹری آبپاشی نے یہ سٹیٹمنٹ دی ہے کہ ہم موگوں کو پہلی اور صحیح حالت میں لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! بجٹ سیشن آرہا ہے اس میں سن لیں گے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور وہاں پر ایک نان ٹیکنیکل آدمی کو لگا دیا گیا ہے۔ پلیز! منسٹر صاحب سے جواب پوچھ لیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: آگے بجٹ سیشن آرہا ہے آپ اس میں کھل کر بات کر لیجئے گا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق ٹیک اپ کرتے ہیں۔ یہ تحریک چودھری تسنیم ناصر صاحب کی ہے۔ یہ move ہو چکی ہے جو آج کے لئے pending تھی۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے کہا تھا کہ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اسے پھر pending کر دیتے ہیں۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہاؤس میں پیش ہوئی ہے اور اس کو ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی C.M کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی وہ بتا کر گئے ہیں۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! یہ کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک 17۔تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! ابھی زکوٰۃ وعشر کے منسٹر بیٹھے ہوئے تھے جو ان سے متعلقہ ایک پوائنٹ ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے جو چیئرمین ہیں انہیں ٹائم کا پابند نہیں کیا گیا اور اکثر جب بھی سوال کیا جائے تو لکھا ہوتا ہے کہ ان کو پابند نہیں کیا گیا۔ یہ زکوٰۃ عشر کمیٹی کا محکمہ غریبوں کے لئے بنا ہے۔ وہ امیروں کے لئے نہیں ہے کہ آئے، چیک کیا اور گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ وہ بے چارے کتنا پیسا لگا کر آتے ہیں اور جب زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے چیئرمین موجود ہی نہیں ہوتے تو ان غریبوں کو کتنے کتنے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ پلیز ان کے نوٹس میں لائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی منسٹر صاحب باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ نورالنساء ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! تحریک پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ سول لائن فیصل آباد کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے گھر پر غیر قانونی چھاپہ

محترمہ نورالنساء ملک: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 7 اور 8۔ جون 2007 کی درمیانی شب بوقت 12.30 بجے سول لائن تھانہ فیصل آباد کا SHO سیف اللہ بھٹی ہمراہ کئی پولیس اہلکاران نے دو سرکاری گاڑیوں میں میری رہائش پر ریڈ کیا۔ اونچی آواز میں مجھے اور میرے خاوند کو پکارنے لگا۔ جب گھر میں سے کوئی باہر نہ آیا تو دروازوں کو ٹھڈے مارنے لگا، پولیس اہلکاروں کی اور دروازوں کی آوازیں سن کر اہل محلہ بھی جمع ہو گئے تو انہوں نے بتایا کہ ایم پی اے صاحبہ گھر پر نہ ہیں۔ جس پر SHO صاحب مزید غصہ میں آ گئے اور میرے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے اور دیوار پھلانگنے کی کوشش کی۔ جب مجھے اس واقعہ کی اطلاع ملی تو دوسرے روز میں نے خود SHO صاحب سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا

اور رات گئے گھر پر آنے کی وجہ پوچھی تو SHO صاحب غصہ میں آ گئے اور کہنے لگا کہ آپ کو سبق سکھانے آیا تھا۔ جواباً کہا کہ میں نے کون سی غلطی کی ہے کہ آپ مجھے سبق سکھانے آئے تھے، کیا میرے خلاف کوئی ایف آئی آر درج ہے تو مجھے بتائیں میں خود تھانے آ جاتی ہوں تو اس پر اس نے کہا کہ آپ کو گرفتار کرنے آیا تھا مگر آپ بچ نکلیں اور میرے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتا رہا۔ جن کو تحریر کرنا میرے لئے مناسب نہ ہے۔ مورخہ 9۔ جون 2007 کو مذکورہ SHO نے ہمارے کلینک پر تقریباً 12.00 بجے دوپہر دوبارہ ریڈ کیا اور میرے خاوند کے چھوٹے بھائی عمر دراز کو گرفتار کر لیا۔ جب اس واقعہ کی مجھے اطلاع ملی تو میں نے فوراً SHO سے رابطہ کیا اور اپنے دیور کی گرفتاری کی وجہ پوچھی تو SHO صاحب بگڑے ہوئے لہجے میں بولے کہ جب تک آپ کو گرفتار نہیں کر لیتا اس وقت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ شریف شہریوں کے گھر اس طرح ریڈ کرنا مناسب نہ ہے۔ اس بات پر SHO صاحب مزید غصہ میں آ گئے اور میرے بارے میں ایک مرتبہ پھر نازیبا اور غلیظ زبان استعمال کرنے لگا۔ بغیر مقدمہ کے SHO کا میرے گھر اور کلینک پر ریڈ کرنا اور وجہ پوچھنے پر SHO کا ایک خاتون ایم پی اے کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب چیف منسٹر صاحب کے پاس گئے ہیں وہاں کوئی میٹنگ تھی اور وہ مجھے بتا کر گئے ہیں۔ لہذا یہ تحریک 17 تاریخ تک pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ نور النساء ملک: جناب سپیکر! اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس تحریک میں کوئی شک کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ابھی تو اس کا جواب ہی نہیں آیا۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اور اس پورے معزز ایوان نے ایک فاضل ممبر کی

تحریک استحقاق سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ کا یہ اختیار ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کو refer کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اس کا جواب تو آ لینے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کوئی بھی معزز رکن یہاں پر اپنی تضحیک کے لئے ایسی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: 17۔تاریخ کون سی دور ہے اس کا جواب تو آنے دیں۔ یہ تحریک 17۔تاریخ تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

کبوتر منڈی ڈسپنسری ملتان کے میڈیکل آفیسر کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

محترمہ زیب النساء قریشی: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے بذریعہ تعمیر پنجاب پروگرام (ایم پی اے فنڈ) کبوتر منڈی ڈسپنسری، ملتان میں ایک تشخیصی بلاک معہ آلات فراہم کرایا تھا۔ جس میں ایک ایکسرے روم ایک کمرہ لیبارٹری اور ایک کمرہ الٹرا ساؤنڈ ای سی جی کے لئے مختص ہے۔ گزشتہ دنوں علاقے کے معززین نے شکایت کی کہ ڈسپنسری میں الٹرا ساؤنڈ مشین ایک غیر تربیت یافتہ ڈاکٹر استعمال کر رہے ہیں اور مریض سے مبلغ -/25 روپے وصول کر رہے ہیں جس کا کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے اور یہ سراسر غیر قانونی ہے جبکہ تشخیصی بلاک اور آلات کی فراہمی کا مطلب ہی اہل علاقہ کو طبی سہولیات مفت فراہم کرنا تھا اور یہی وزیر اعلیٰ پنجاب کا صحت کے بارے میں وژن ہے۔ محترم المقام! ان شکایات کی تصدیق کے لئے میں نے متعلقہ ڈسپنسری کا بتاریخ 07-06-05 بروز منگل 11.30 پر دورہ کیا میرے ہمراہ علاقے کے لوگ بھی تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ تشخیص بلاک کے تمام کمرے لاک ہیں اور مشین (الٹرا ساؤنڈ) ڈاکٹر اسلم میڈیکل آفیسر نے اپنے کمرے میں رکھی ہوئی تھی اور وہیں مریضوں کا الٹرا ساؤنڈ کر رہا تھا۔ دوسرے لوگوں کی ادھر آمدورفت تھی اور بیٹھے بھی ہوئے تھے۔ میں نے متعلقہ ڈاکٹر سے کہا جب ان آلات کے لئے جگہ مخصوص ہے ان نازک آلات کو وہیں موجود ہونا چاہئے تاکہ نقصان کا احتمال کم سے کم ہو اور لوگوں کو سہولتیں تادیر میسر آ سکیں۔ علاوہ

ازیں میں نے ان سے پیسوں کے ریکارڈ کے بارے میں معلوم کیا جو اس مد میں مریضوں سے لئے جا رہے تھے تو ڈاکٹر اسلم میڈیکل آفیسر نے میرے ساتھ میرے حلقہ کے لوگوں کے سامنے انتہائی گھٹیا اور بھونڈہ رویہ اختیار کیا میرے بارے میں چیختے ہوئے انتہائی غلیظ زبان استعمال کی اور ڈاکٹر نے کہا میں اٹھارویں گریڈ کا آفیسر ہوں۔ میں نے بڑے ایم این اے، ایم پی اے دیکھے ہیں، ان کی اوقات کیا ہوتی ہے؟ ڈاکٹر مذکورہ نے انتہائی مشتعل انداز اختیار کرتے ہوئے مجھے کمرے سے نکل جانے کا کہا اور یہ کہا کہ اپنی مشین اٹھا کر توڑ دو یا آگ لگا دو اور میرے بارے میں انتہائی لغو زبان استعمال کرتے ہوئے مجھے پریس کی دھمکیاں دیں اور جماعتی وابستگی کے حوالے سے دھمکایا۔

جناب والا! ڈاکٹر مذکور کے بدتمیزانہ رویے میں ڈسپنسر نیاز بلوچ برابر کا شریک رہا۔ ڈاکٹر اسلم نے کہا کہ اگر آئندہ ادھر آئیں تو نتائج کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی اور میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ محترم المقام! میں نے تمام حالات آپ کے سامنے رکھے اور بحیثیت ایک عوامی نمائندہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! وہ میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں لہذا اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس کو 17۔ تاریخ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ آپ دیکھیں کہ اگر وہ اس طرح کا رویہ رکھیں گے تو ہم کیسے کام کریں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میں نے اس کو pending کر دیا ہے 17۔ تاریخ کو دیکھیں گے۔ اب ہم تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک طرف تو

نعرہ لگایا جاتا ہے کہ women empowerment, enlightening and moderation اور خواتین کو ان کے حقوق دلانا، ان کو empower کرنا اور جناب! آج آپ کے سامنے دو خواتین تحریک استحقاق لائی ہیں اور یہ خواتین وہ ہیں جنہوں نے اس ملک اور خصوصاً اس صوبے کی جو نصف آبادی 50 فیصد ہے ان کے حقوق کی رکھوالی کرنی ہے، ان کے حقوق کے لئے آواز اٹھانی ہے۔ اگر ان کے حقوق پامال ہیں اور ان کا استحقاق مجروح ہو تو پھر دوسری خواتین کے لئے یہ کیسے کام کر سکیں گی یا ان کے لئے کیسے آواز اٹھا سکیں گی؟

جناب سپیکر! بڑے شرم کی بات ہے کہ خواتین کے ساتھ اس طرح سے پولیس گردی اور بدتمیزی کی جائے جو کہ خواتین کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اگر اس طرح کی کوئی بھی تحریک استحقاق لائی جائے تو آپ کو چاہئے کہ اس کو pending کرنے کی بجائے آپ اس کو expect کریں اور دوسرے لوگوں کے لئے message دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی ان کا جواب بھی نہیں آیا متعلقہ وزراء بھی تشریف نہیں رکھتے۔ 17-تاریخ کو اس کو دیکھ لیں گے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! خواتین کے لئے آپ یہاں پر آواز اٹھا رہے ہیں اور آپ ان کا ساتھ دے رہے ہیں اور آپ کو یہ ضرور کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! میں نے آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانی ہے۔ گزشتہ سال بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ باہر ڈرائیوروں اور دوسرے لوگوں کے لئے کوئی سایہ نہ ہے اور آپ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو حکم دیا تھا کہ پانی کا بھی انتظام کریں اور ان کے بیٹھنے کا بھی انتظام کریں۔ باہر اس قدر گرمی ہے، پچھلے سال بھی تھی اور اب بھی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے چار سالوں سے مائیک کا بھی کہتے رہے ہیں آج تک اس پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ مائیک کے لئے بھی آپ نے حکم دیا تھا۔ کبھی کسی کی آواز سمجھ نہیں آ رہی ہوتی اور خاص طور پر باہر جو غریب آدمی ہیں وہ کھڑے بھی نہیں ہو سکتے اور بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ ہم چار چار گھنٹے اسمبلی میں رہتے ہیں اور وہ باہر

پریشان حال کھڑے ہوتے ہیں ان کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: باہر ٹینٹ بھی لگے ہوئے ہیں، کرسیاں بھی لگی ہوئی ہیں اور پانی کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔آپ باہر جا کر چیک کر لیں۔ مجھے سیکرٹریٹ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ٹینٹ بھی ہیں، کرسیاں بھی ہیں اور پانی کا انتظام بھی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ابھی محترمہ زیب النساء صاحبہ نے ہیلتھ کے متعلق تحریک استحقاق دی تھی تو ڈاکٹر فرزانہ بیٹھی ہیں، پارلیمانی سیکرٹری ہیں میری درخواست ہے کہ وہ ویسے تو نعرے مارتی ہیں ان سے ہی جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: میں ابھی اس کو pending کر چکا ہوں، 17 تاریخ کو دیکھ لیں گے۔ ملک محمد اقبال چنڑ!

جناب محمد وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! جس طرح گل صاحبہ نے ڈرائیوروں کی بات کی ہے میں اس کا خود گواہ ہوں۔ میں نے visit بھی کیا ہے وہاں پر تین پانی کی مشینیں لگی ہوئی ہیں لیکن تینوں خراب ہیں۔ ان میں بجلی ہے اور نہ صحیح پانی آ رہا ہے بلکہ پانی میں سے بو آ رہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں پر ان کے لئے سائے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: وہاں باہر کوئی ٹینٹ لگا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب محمد وقاص: نہیں، جناب! وہاں پر کوئی ٹینٹ نہیں لگا ہوا البتہ ایک ٹینٹ پولیس کے لئے لگا ہوا ہے۔ کل یہ ہوا کہ کچھ ڈرائیور سائے میں بیٹھ گئے تو پولیس والوں نے انہیں وہاں سے ہٹایا کہ یہاں نہ بیٹھیں تو اس طرح ان کے درمیان ایک جھگڑا سا بھی ہوا۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: کل تک اس کا بندوبست ہو جائے گا۔ جی، ملک محمد اقبال چنڑ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کو چلنے دیں۔ جی، چنڑ صاحب!

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے انجینئرنگ کالج میں پاکستان انجینئرنگ کونسل کی منظوری کے بغیر انجینئرنگ اور کمپیوٹر کی کلاسوں کا اجراء

ملک محمد اقبال چنڑ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 1999 میں کالج آف انجینئرنگ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے قیام سے آج تک اس انجینئرنگ کالج سے ہزاروں کی تعداد میں بچے چار سالہ بی ایس سی انجینئرنگ کا کورس پاس کر چکے ہیں۔ جبکہ یہ انجینئرنگ کالج ابھی تک پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظور شدہ نہیں ہے جبکہ اس یونیورسٹی میں حال ہی میں کمپیوٹر انجینئرنگ کے چار سالہ کورس کرانے کا پروگرام بھی شروع کیا ہے۔ اس کالج سے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں سے کروڑوں روپے فیس کی مد میں اس کی انتظامیہ وصول کر چکی ہے جبکہ اس کالج کی انتظامیہ نے پاکستان انجینئرنگ کونسل ایکٹ 1975 ترمیم شدہ آرڈیننس 2006 کی سیکشن 27 کے تحت کمپیوٹر انجینئرنگ کی کلاسز بھی بغیر اجازت کے شروع کر رکھی ہیں اور غریب اور پسماندہ علاقہ کے بچوں سے کروڑوں روپے فیس کی مد میں وصول کر رہے ہیں اس کالج کی طرف سے بی ایس سی انجینئرنگ کی جاری کردہ ڈگری جس پر چانسلر (گورنر پنجاب) کے دستخط ہوتے ہیں، کو تسلیم نہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کالج جو کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کام کر رہا ہے۔ اس کی یونیورسٹی کی انتظامیہ نے اسے پاکستان انجینئرنگ کونسل سے رجسٹرڈ نہ کروایا ہے۔ اس طرح اس کالج سے فارغ التحصیل بچوں کو حصول روزگار میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک 21۔جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک بھی ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی ہے۔

ٹی ایم اے بہاولپور کے ٹھیکیدار کا کسانوں سے غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنا

ملک محمد اقبال چنڑ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ TMA بہاولپور نے اے سی کو چز سٹینڈز میں ٹریکٹر ٹرالی کھڑی کرنے کے لئے جگہ مختص کر رکھی ہے۔ جہاں پر ریت سے بھری ٹرالیاں کھڑی کی جاتی ہیں اور اس جگہ پر ٹرالیاں کھڑی کرنے والوں سے بیس روپے پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے ۔ جس کا باقاعدہ ٹھیکہ TMA، بہاولپور سے منظور شدہ ہے۔ اس کے علاوہ بہاولپور شہر میں آنے والی کسی بھی ٹریکٹر ٹرالی سے فیس وصول نہیں کی جا سکتی مگر ٹھیکیدار شہر میں داخل ہونے والی ٹریکٹر ٹرالی سے زبردستی بیس روپے وصول کر رہا ہے۔ کاشتکار لوگ جو اپنی زرعی اجناس اور سبزیاں فروخت کرنے اور تیل وغیرہ خریدنے کے لئے ٹریکٹر ٹرالی لے کر آتے ہیں ان سے بھی زبردستی ٹھیکیدار فیس وصول کر رہا ہے جبکہ ٹھیکیدار صرف ریت کی ٹریکٹر ٹرالیوں سے پارکنگ فیس وصول کر سکتا ہے۔ اس طرح یہ ٹھیکیدار TMA کے افسران سے ملی بھگت سے غریب کاشتکاروں کو لوٹ رہا ہے۔ جس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ بھی 21۔جون تک pending کر لیتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب وزیراعلیٰ صاحب کی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں لہذا یہ motion بھی 21۔جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ ان کی request آئی ہے تو ان کی motion بھی 21۔جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) کی move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا جو کہ ایجوکیشن سے متعلقہ ہے اور اس کا نمبر 222 ہے جس میں حافظ آباد کے ایک پرائمری سکول کی چار دیواری کا مسئلہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر!اس کا جواب موصول نہیں ہوا تو از راہ مہربانی چند دنوں کے لئے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ motion بھی 21۔جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 223 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

صوبہ میں شوگر ملز کا پیشگی اطلاع دیئے بغیر کرشنگ بند اور گنے کی قیمت کم کرنا

شیخ اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کی درجنوں شوگر ملوں نے پیشگی اطلاع دیئے بغیر ہی گنے کی کرشنگ بند کر دی ہے جس کی وجہ سے کاشتکار مسائل کا شکار ہو گئے ہیں کیونکہ ابھی تک گنے کی مکمل کٹائی نہیں ہوئی اور وہ اپنا گنا ٹرالیوں میں لاد کر ایک سے دوسری شوگر ملز کے گیٹ پر جاتے ہیں تو انہیں ٹکا سا جواب ملتا ہے کہ ملز بند کر دی گئی ہیں حالانکہ پنجاب شوگر کین ایکٹ کے تحت شوگر ملز بند کرنے سے 15 روز پہلے باقاعدہ کرشنگ بند کرنے سے متعلق نوٹس تشہیر کیا جانا ضروری ہے مگر یہاں تو الٹی ہی گنگا بہتی ہے۔ کسانوں اور کاشتکاروں کو تو پوچھتا ہی کوئی نہیں۔ یہی نہیں بلکہ شوگر ملز مالکان حکومت کی طرف سے گنے کی سرکاری مقرر کردہ قیمت -/60 روپے کی بجائے -/40 روپے فی من خرید رہے ہیں جو کہ سراسر گنے کے کاشتکاروں کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے کے مترادف ہے۔ اچانک کرشنگ سیزن ختم کرنے اور قیمت کم دینے پر گنے کے کاشت کار سراپا احتجاج ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت: جناب سپیکر! یہ وزیر خوراک سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے ابھی جواب نہیں آیا لہذا اسے pending کر دیا جائے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 10-اپریل کو یہ move ہوئی اور 21-اپریل کو یہ circulate ہوئی تو ہم شروع دن سے یہ گزارش کرتے آئے ہیں کہ جس طرح دوسرے ممالک میں ان کی اسمبلیوں کے لئے ایک پارلیمانی کیلنڈر طے کیا جاتا ہے جس کے حوالے سے ایک ماہ یا ڈیڑھ ماہ بعد اسمبلی meet کرتی ہے تو اس سے تمام محکمہ جات کی کارکردگی بہتر رہتی ہے اور تمام محکمے active رہتے ہیں جس سے لوگوں کے مسائل حل ہوتے رہتے ہیں اور اگر یہی پریکٹس ہمارے اس صوبے میں آج سے پہلے جاری کی جاتی کیونکہ اب میں یہ پڑھ رہا ہوں اور آپ نے pending فرما دی ہے تو گنے کا کرشنگ سیزن بھی ختم ہو چکا ہے اور گنے کے کاشتکاروں کے ساتھ جو زیادتی ہونی تھی وہ بھی ہو چکی ہے اور وہ بھی رو دھو کے بیٹھ چکے ہیں تو اب ہم اجلاس ہی 6/6 ماہ بعد بلائیں گے تو اس کے بعد ایسی تحاریک التوائے کار آئیں گی تو پھر کیا لوگوں کے مسائل حل ہونے ہیں اور کیا ہم نے گڈ گورننس صوبوں کے لوگوں کو دینی ہے؟

جناب سپیکر: یہ motion 21 June تک pending کی جاتی ہے۔

محترمہ خالدہ منصور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خالدہ منصور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہاں اپنے شہر فیصل آباد کے ایک اہم مسئلے کی طرف نشاندہی کرنا چاہتی ہوں کہ فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے اور وہاں پر محنت کش بہت زیادہ ہیں۔ کچھ عرصہ سے وہاں کے لوگ ٹی بی کے مرض کا شکار ہو رہے ہیں اگر کچی آبادیوں یا پسماندہ علاقوں کا سروے کروایا جائے تو ہر تیسرے گھر میں ٹی بی کا ایک مریض موجود ہے لیکن شہر کا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں دو بڑے الائیڈ اور سول ہسپتال ہیں لیکن ان دونوں ہسپتالوں میں جانے والے ٹی بی کے مریضوں کو ڈاکٹر صاحبان ادویات دیئے بغیر ہی واپس بھیج دیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ فیصل آباد کا یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے کہ جو لوگ دور دراز کے علاقوں سے ہسپتال آتے ہیں تو انہیں بغیر ادویات کے ہی واپس بھیج دیا جاتا ہے تو ان پر رحم کیا جانا چاہئے۔ آج جب زکوۃ و عشر کے سوالوں کے جوابات دیئے جا رہے تھے تو اس میں بتایا گیا کہ ہسپتال میں ادویات کے فنڈز دیئے جاتے ہیں تو

فیصل آباد میں صرف دو ٹی بی ہسپتال ہیں ان میں سے ایک این جی اوز چلا رہی ہے جبکہ دوسرا غلام محمد آباد میں واقع ڈسٹرکٹ حکومت کے تحت چل رہا ہے لیکن شہر کی ضروریات ان ہسپتالوں سے بہت زیادہ ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں تو وہ اس بات کا جواب دیں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ الائیڈ و ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال میں جانے والے ٹی بی کے مریضوں کو بغیر ادویات کے واپس نہ بھیجا جائے بلکہ انہیں فوری طور پر ادویات دے کر ٹی بی ہسپتال refer کیا جائے۔ بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ 2007

MR SPEAKER: The Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2007. Minister for Cooperatives!

MINISTER FOR COOPERATIVES: Sir, I move to introduce the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2007.

MR SPEAKER: "The Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2007 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government & Rural Development for report up to 31st July 2007. "

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر سامیہ امجد مجلس قائمہ برائے وائلڈ لائف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ، محافظت، نگہداشت وانتظام جنگلی حیات پنجاب مصدرہ2007 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے وائلڈ لائف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management (Amendment) Bill 2007 (Bill No.3 of 2007)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے وائلڈ لائف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈہ مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14۔جون 2007 دن11:30تک ملتوی کیا جاتا ہے۔